میرزا غالب

(کتابیات حصّہ اوّل)

ذخیرہ

ڈاکٹر انعام الحق کوثر

مقتدرہ قومی زبان ۰ اسلام آباد

۱۹۸۷ء

Marfat.com

میرزا غالب

(کتابیات حصہ اوّل)

Marfat.com

پمفلٹ نمبر ۸۷

مشاہیر اردو سلسلہ نمبر ۱۱

60779

طبع اول : ۱۹۸۷ء

طابع : پیپ بورڈ پرنٹرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ،
راولپنڈی

ناشر : ڈاکٹر وحید قریشی
(صدرنشین)
مقتدرہ قومی زبان
شمائلہ اعوان پلازہ
۱۶ ڈی (غربی) بلیو ایریا، اسلام آباد

Marfat.com

میرزا غالب

(کتابیات حصّہ اوّل)

ڈاکٹر انعام الحق کوثر

مقتدرہ قومی زبان ○ اسلام آباد

۱۹۸۷ء

Marfat.com

Marfat.com

مختصر سوانحی خاکہ

[اص]ل نام : محمد اسد اللہ بیگ خاں عرف میرزا نوشہ

[تخ]لص : اسد [تقریباً ۱۸۱۶ء میں] اپنے ہی عہد کے ایک شاعر میر امانی اسد سے واقفیت کے بعد غالب تخلص اختیار کیا، تاہم کبھی کبھی اسد تخلص بھی روا رکھا۔

[تار]یخ پیدائش : ۸ رجب ۱۲۱۲ھ مطابق ۲۷ دسمبر ۱۷۹۷ء، اکبر آباد (آگرہ)۔

[تار]یخ وفات : ۲ ذی قعدہ ۱۲۵۸ھ مطابق ۱۵ فروری ۱۸۶۹ء بمقام دلی، بروز دوشنبہ۔

لیم : آگرہ کے خلیفہ محمد معظم سے درسیات کی تعلیم لی۔

زاز :

(۱) ۴ جولائی ۱۸۵۰ء تیموری خاندان کی تاریخ، مہر نیمروز، لکھنے پر تقرری، خلعت اور خطاب نجم الدولہ، دبیر الملک، نظام جنگ۔

(۲) ۴۴-۱۸۴۲ء غالب کو لارڈ ایلنبرا کے عہد میں ۱۰ویں نمبر کی نشست کے علاوہ خلعت کا اعزاز ملا۔

(۳) جنوری ۱۸۵۷ء رسل برک نے لندن سے بذریعہ خط اطلاع دی کہ بعد تحقیق ملکہ وکٹوریہ کی جانب سے خلعت اور اعزاز دیا جائے گا۔

(۴) ۱۶ نومبر ۱۸۵۴ء میں ذوق کی وفات کے بعد بہادر شاہ ظفر کے کلام کی اصلاح پر معمور ہوئے۔

(۵) ۳ مارچ ۱۸۶۳ء کو سر رابرٹ منٹگمری لیفٹیننٹ گورنر پنجاب سے خلعت پائی۔

روفیات :

میرزا غالب کے دادا میرزا قوقان بیگ خاں ۴۹-۱۷۴۸ء میں ترکستان سے ہجرت کر کے ہندوستان وارد ہوئے۔ مرزا غالب کے والد [مر]زا عبداللہ بیگ خاں کی شادی آگرہ کے ایک امیر فوجی افسر خواجہ غلام حسین خاں کمیدان

Marfat.com

کی بیٹی عزت النساء بیگم سے ۱۷۹۳ء میں ہوئی۔

میرزا غالب کے والد ریاست الور میں فوجی ملازم تھے۔ میرزا غالب اور میرزا یوسف بیگ خاں دو بھائی تھے۔ مرزا یوسف (پ ۱۷۹۹ء) کا ذہنی توازن درست نہ تھا۔ ۱۸۰۲ء میں راج گڑھ کے مقام پر مرزا غالب کے والد کا ایک فوجی معرکے میں انتقال ہو گیا۔ یوں اس خاندان کی کفالت غالب کے چچا نصر اللہ بیگ خاں نے کی۔ وہ مرہٹوں کی طرف سے آگرہ کے قلعے دار تھے۔ انھوں نے ۱۸۰۶ء میں ہاتھی سے گر کر وفات پائی، جس کے بعد غالب اور مرزا یوسف خوشحال ننھیال میں رہنے لگے۔ ۱۸۰۷ء میں غالب نے فارسی شعر گوئی کا آغاز کیا ۱۰ اگست ۱۸۱۰ء میں غالب کی شادی نواب الٰہی بخش خاں معروف کی بیٹی اور نواب احمد بخش خاں والئی فیروز پور جھرکہ (جاگیردار لوہارو) کی بھتیجی امراؤ بیگم سے ہوئی۔

۱۸۱۳ء میں میرزا غالب آگرہ سے ترکِ سکونت کر کے دہلی آئے۔ ۱۸۲۱ء میں غالب کا اردو دیوان مرتب ہو کر نقل ہوا، جو آج نسخۂ حمیدیہ کے نام سے مشہور ہے۔ ۱۸۲۵ء میں پنشن کے حصول کی خاطر غالب کا فیروز پور، کانپور، لکھنؤ اور باندے میں تقریباً ڈیڑھ برس تک قیام رہا۔ ۱۸۲۵ء میں 'پنج آہنگ'، (۳ جلدیں) علی بخش خاں رنجور کی فرمائش پر مکمل کی۔ ۱۸۲۶ء میں غالب نے اپنے اردو دیوان کا انتخاب کیا جو نسخۂ شیرانی کے نام سے مشہور ہے۔ اپریل ۱۸۲۷ء میں دہلی سے لکھنؤ کا سفر اختیار کیا۔ لکھنؤ ۲۶ جولائی ۱۸۲۷ء میں وارد ہوئے اور احباب کی فرمائش پر آغا میر وزیرِ سلطنت کی شان میں قصیدہ کی بجائے صنعت تعلیل میں 'منظوم نثر' کا خراجِ عقیدت پیش کیا۔

دسمبر ۱۸۲۷ء میں بنارس سے کلکتہ کی جانب روانہ ہوئے جہاں ۲۰ فروری ۱۸۲۸ء کو پہنچے۔ ۲۸ اپریل ۱۸۲۸ء کو غالب نے گورنر جنرل کی خدمت میں اجرائے پنشن کی درخواست پیش کی۔ اسی سال (مثنوی بادِ مخالف) نظم کی اور مولوی سراج الدین احمد کی فرمائش پر "گل رعنا" مرتب کی۔ ستمبر ۱۸۲۹ء میں بے نیل و مرام دہلی کی طرف روانہ ہوئے۔

۲۸ نومبر کو دہلی پہنچے۔ مئی ۱۸۳۰ء میں فرانس ہاکنس ریزیڈنٹ دہلی نے شقۂ پنشن کے سلسلے میں غالب کے خلاف رپورٹ کی۔ ۲۲ اکتوبر ۱۸۳۰ء کو جعلی شقۂ پنشن کی تصدیق کے لیے سر جان میلکم چیف سیکرٹری حکومت بمبئی نے شقہ کے اصلی ہونے کی تصدیق کی اور ۲۷ جنوری ۱۸۳۱ء کو لارڈ ولیم بنٹنگ نے غالب کے دعویٰ کو مسترد کر دیا۔

Marfat.com

اپریل ۱۸۳۱ء میں نواب شمس الدین احمد خاں نے غالب کی پنشن کلیتاً بند کردی اور بیگم غالب کا وظیفہ بھی۔ غالب نے ۱۸۳۲ء میں اُردو دیوان کا ایک اور انتخاب کیا جو نسخۂ رام پور کہلاتا ہے۔ بعد ستمبر ۱۸۳۳ء غالب نے نواب شمس الدین احمد خاں سے وراثت کا مقدمہ جیتا۔

فروری ۱۸۳۵ء میں غالب تقریباً پینتیس ہزار روپے کے مقروض ہوگیے۔ جائیداد قُرق ہوئی اور گرفتاری کے ڈر سے خانہ نشین ہوگیے۔

ستمبر تا نومبر ۱۸۳۵ء غالب نے اپنا فارسی دیوان "میخانۂ آرزو سرانجام" مرتب کرنا شروع کیا۔ بعد اکتوبر ۱۸۳۵ء نواب شمس الدین احمد خاں کے پھانسی پانے کے بعد غالب کی پنشن انگریزی خزانے سے جاری ہوئی ۱۶ دسمبر ۱۸۳۵ء میں غالب نے دہلی شقے اور پنشن سے متعلق لیفٹیننٹ گورنر کو درخواست بھجوائی اور لارڈ آکلینڈ کو مقدمے کی تفصیل لکھ بھیجی۔ ۱۸ جون ۱۸۳۶ء کو لیفٹیننٹ گورنر نے غالب کے خلاف فیصلہ دیا۔ ۴ نومبر ۱۸۳۶ء کو غالب نے صدر دیوانی دکورٹ آف ڈائرکٹرز) کو مقدمہ پیش کیا۔ ۵ دسمبر ۱۸۳۶ء کو انھیں صدر دیوانی کی طرف سے جواب ملا کہ جملہ کاغذات برطانیہ بھیجے جارہے ہیں۔ ۱۰ مئی ۱۸۳۷ء کو غالب کے مقدمے کے کاغذات لندن بھیج دیئے گئے۔ ۲۶ اگست ۱۸۳۷ء کو پنشن کے بقایاجات ملے اور اسی سال فارسی دیوان مرتب ہوا۔ ۱۸۴۲ء میں دہلی کالج کی پروفیسری کو ٹھکرایا۔ ۴۴-۱۸۴۲ء کو برطانوی دربار میں ۱۰ ویں نمبر کی نشست کے علاوہ خلعت کا اعزاز ملا۔ ۱۸۴۲ء میں ہی کورٹ آف ڈائرکٹرز لندن نے غالب کے خلاف فیصلہ لکھا۔ ۱۸۴۴ء میں غالب کی اپیل پر ملکہ وکٹوریہ کے چُپ سادھ لینے کے بعد غالب پنشن کے مقدمے سے مایوس ہوگئے اور خاموشی اختیار کرلی۔

جون ۱۸۴۷ء میں غالب قماربازی کے الزام میں گرفتار ہوئے۔ مجسٹریٹ کی عدالت سے چھ ماہ قید بامشقت اور دوسو روپے جرمانہ کی سزا ہوئی۔ مزید پچاس روپے کی ادائیگی پر مشقت سے مستثنیٰ کرنے کی اجازت تھی۔ ریمانڈ کے ایام میں بہادر شاہ ظفر نے مقدمہ خارج کرنے کی ہدایات دیں لیکن انگریز حکام نے مداخلت سے معذرت ظاہر کردی۔ دورانِ اسیری نواب مصطفےٰ خاں شیفتہ نے بڑی اعانت کی تو غالب نے ایامِ اسیری کے دوران میں لکھی گئی اپنی حبسیہ ترکیب بند میں شیفتہ کو "رحمتِ حق بہ لباسِ بشر" لکھا۔ ستمبر ۱۸۴۷ء میں قبل از میعاد رہائی ملی، جس کی سفارش سول سرجن یا مجسٹریٹ نے کی تھی۔

۴ جولائی ۱۸۵۰ء کو بہادر شاہ ظفر کے دربار میں باریاب ہوئے تو نجم الدولہ، دبیر الملک نظام جنگ

Marfat.com

بہادر کا خطاب اور خلعت فاخرہ پائی۔ اسی سال اُردو میں خطوط نگاری کی ابتدا ہوئی۔ دسمبر ۱۸۵۱ء میں غالب نے مرزا کامران بخت کا سہرا لکھا۔ اپریل ۱۸۵۲ء میں غالب کے متبنیٰ فرزند مرزا زین العابدین خاں عارف نے وفات پائی۔ ۱۸۵۲ء کو کالے خاں کے مکان کو چھوڑ کر بلی ماروں کے محلہ میں واقع حویلی حکیم محمد حسن خاں میں چلے آئے۔

اگست ۱۸۵۴ء میں "مہر نیمروز" مکمل ہوئی۔ ۱۶ر نومبر ۱۸۵۴ء میں استاد ذوق کی وفات کے بعد بہادر شاہ ظفر کے کلام کی اصلاح پر معمور ہوئے۔ ۱۹ر اکتوبر ۱۸۵۷ء میں جنگ آزادی کے دوران غالب کے بھائی مرزا یوسف گھر سے نکلے تو انگریز فوجیوں نے انھیں گولی سے اڑا دیا۔

۲ر اگست ۱۸۵۸ء میں "قاطع برہان" کی تسوید مکمل کی۔ اسی سال غالب پر قولنج کا حملہ اور تیز دھار چاقو سے ہاتھ زخمی ہوا۔ جولائی ۱۸۵۹ء میں نواب یوسف علی خاں ناظم والئی رامپور نے غالب کے لیے سو روپے ماہانہ وظیفہ مقرر کیا۔ ۳ر مارچ ۱۸۶۳ء کو سر رابرٹ منٹگمری لیفٹننٹ گورنر پنجاب سے خلعت پائی۔

۲ر دسمبر ۱۸۶۷ء میں مولوی امین الدین مدرسہ پٹیالہ کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا دعوی دائر کیا اور ۲۳ مارچ ۱۸۶۸ء کو راضی نامہ لکھ دیا۔

۲ر ذی قعدہ ۱۲۸۵ھ مطابق ۱۵ر فروری ۱۸۶۹ء بروز دوشنبہ دہلی میں وفات پائی۔ نماز جنازہ دلی دروازے کے باہر اہل سنت والجماعت کے طریق کے مطابق پڑھائی گئی اور چونسٹھ کھمبا کے متصل خاندان لوہارو کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

قلمی آثار (مطبوعہ کتب)

اردو شاعری

۱۔ دیوانِ اُردو

طبع اول : مطبع سید المطابع (مطبع سید الاخبار) دہلی، اکتوبر ۱۸۴۱ء

ضخامت : ۱۰۸ صفحات

سائز : ۸ × ۶" (۶ × ۴")

تعداد اشعار : ۱۰۹۵

Marfat.com

دیوان کے شروع میں (ص ۳ - ۵) غالب کا فارسی دیباچہ اور آخر میں (ص ۱۰۴ - ۱۰۸) نیر رخشاں کی تقریظ ہے۔

طبع دوم : مطبع دار السلام (مطبع صادق الاخبار) حوض قاضی، دہلی، مئی ۱۸۴۷ء

ضخامت : ۹۸ صفحات

سائز : ۱۰ × ۷" (۴½ × ۷½")

تعداد اشعار : ۱۱۱۱ (مالک رام نے ایک اور مقام پر "ذکر غالب" میں طبع سوم، ص ۱۶۵ پر اسی ایڈیشن کی تعداد ۱۱۵۹ لکھی ہے۔

دیوان کے شروع (ص ۲ - ۳) اور آخر (ص ۹۴ - ۹۸) میں ترتیب دار غالب کا اپنا فارسی دیباچہ اور نیر رخشاں کی تقریظ ہے۔

طبع سوم : مطبع احمدی، واقع شاہدرہ، دہلی ۲۰ محرم ۱۲۷۸ھ/ ۲۹ جولائی ۱۸۶۱ء (باہتمام امو جان)

ضخامت : ۸۸ صفحات

سائز : ۱۰ × ۷" (۸¾ × ۴¾")

تعداد اشعار : ۱۷۹۶

طبع چہارم : مطبع نظامی، کانپور، ذی الحجہ ۱۲۷۸ھ/ جون ۱۸۶۲ء

ضخامت : ۱۰۴ صفحات

سائز : ۱۰ × ۷" (۸ × ۴")

تعداد اشعار : ۱۸۰۲

یہ دیوان مرزا غالب نے طبع سوم کے نسخے کی خود تصحیح کر کے چھپوایا۔ اس کے آخر میں نیر رخشاں کی تقریظ موجود نہیں۔ آخری صفحے (۱۰۴) پر خاتمۃ الطبع، مہتمم مطبع، عبدالرحمان کی طرف سے ہے۔

طبع پنجم : (۱) مطبع العلوم، سینٹ سٹیفنز کالج، دہلی

(۲) مطبع احمدی واقع شاہدرہ دہلی

Marfat.com

۱۳/ اگست ۱۸۶۳ء

مرتب : ظہیر الدین ظہیر دہلوی، شاگرد ذوق

ضخامت : ۷۶ اصفحات

سائز : ۱۸ × ۲۲/ ۸

تعداد اشعار : ۱۴۰۷

غالب کی زندگی میں اُن کا اُردو دیوان، ذوق اور مومن کے کلام کے ساتھ، "نگارستانِ سخن" کے نام سے یک جا بھی چھپا۔ جو ترتیب کے اعتبار سے دیوانِ غالب اُردو کی طبع پنجم سمجھنا چاہیے۔ مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی نے اورئنٹل کالج میگزین لاہور (فروری ۱۹۵۲ء) میں اس کا تعارف کرایا ہے۔ سید معین الرحمٰن نے "اشاریۂ غالب" (لاہور، ۱۹۶۹ء ص ۸۱، ۸۲) میں اس تفصیل دی ہے۔

طبعِ ششم : مطبع مفید خلائق، آگرہ ۱۸۶۳ء (باہتمام: منشی شیو نرائن)

ضخامت : ۴۶ اصفحات

سائز : $10\frac{1}{2} \times 6\frac{1}{2}$" ($8\frac{3}{4} \times 5$")

تعداد اشعار : ۱۷۹۵

غالب کی زندگی میں اُن کے اردو دیوان کے یہی چھ ایڈیشن شائع ہوئے۔

"دیوان غالب" کی طباعت بعد از مرگ

دیوان غالب اُردو، ناشر منشی نولکشور کانپور، ضخامت ۱۰۴ صفحات ۱۳۰۴ھ / ۱۸۸۷ء

انتخاب دیوانِ غالب، حامد حسن قادری، ۱۹۱۴ء

دیوانِ غالب (پاکٹ ایڈیشن) مرتبہ خان بہادر شیخ عبدالقادر۔ بیرسٹرایٹ لا، گلزار محمدی اسٹیم لاہور، ضخامت ۳۵۲ صفحات۔ ۱۹۱۹ء

دیوان غالب، نظامی ایڈیشن، نظامی بدایونی، ۱۹۱۵ء، ۱۹۱۸ء، ۲۱ - ۱۹۲۰ء

نظامی نے پہلی مرتبہ ۱۹۱۵ء میں دیوانِ غالب کو سر راس مسعود کی تحریک پر خاص اہتمام سے بھرپور صحت

Marfat.com

اور نفیس کاغذ پر ۲۷×۷ اکی بالکل نئی تقطیع پر چھاپنے کی جدت کی۔ تیسرے ایڈیشن میں ڈاکٹر سید محمود (پٹنہ) کا طویل فاضلانہ مقدمہ شامل ہے۔

دیوان غالب جدید المعروف بہ نسخۂ حمیدیہ اور فرہنگ غزل وار ترتیب دی گئی ہے۔

طبع اول : مفید عام اسٹیم پریس، آگرہ ۱۹۲۱ء

مرتبہ : مفتی محمد انوار الحق ڈائریکٹر تعلیمات ریاست بھوپال فرزند ارجمند مولانا مفتی عبداللہ ٹونکی۔

سرنامہ : نوابزادہ کرنل محمد حمید اللہ خاں چیف سیکرٹری ریاست بھوپال جن کے اسم گرامی سے یہ نسخہ منسوب ہے۔

مکتوبہ : ۱۲۳۷ھ / ۱۸۲۱ء (محفوظ در کتب خانہ میاں فوجدار محمد خاں بہادر خلف نواب غوث محمد خاں بھوپال)

ضخامت : ۳۴۳ + ۱۳۹ (ابتدائی صفحات سائز : ۲۲ × ۲۹ / ۸

تعداد اشعار : ۱۸۸۳ ترتیب (تمہید) : مفتی محمد انوار الحق ص ۱ - ۲۴

تذکرۂ بجنوری : ص ۲۵ - ۳۱

مقدمہ : عبدالرحمٰن بجنوری، ص ۳۳ - ۱۳۹ (اسی مقدمہ میں دیوان غالب کو الہامی کتاب کہہ کر خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے۔ اسی مقدمہ کو انجمن ترقی اردو نے "محاسن کلام غالب" کے نام سے الگ کتابی صورت میں بھی شائع (۱۹۲۸ء) کیا)

دیوانِ غالب مع شرح، حسرت موہانی۔ انوار المطابع، لکھنؤ ضخامت ۱۷۶، ۱۹۲۲ء

دیوان غالب مع شرح، قاضی سعید الدین، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، ضخامت ۴۸۲، ۱۹۲۳ء

دیوان غالب (سلسلۂ آصفیہ نمبرا) نظامی بدایونی (نظام الدین حسین نظامی)

نظامی پریس بدایوں، ضخامت ۱۴۰، ۱۹۲۳ء

دیوان غالب (ٹائپ) ڈاکٹر ذاکر حسین، بفرمائش مرزا عبدالغفار خاں افغانی۔

ناشر : مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ علی گڑھ، پریس : شرکت کاویانی برلن (جرمنی)

ضخامت : ۲۷۶ صفحات ۱۳۴۳ھ / ۱۹۲۵ء

محمد عالم مختار حق نے دیوان غالب کے مختلف ایڈیشن، (العلم، کراچی جنوری تا مارچ ۱۹۶۹ء ص ۵۵۲) میں لکھا ہے "آخر میں چند صفحے "بیاض" لکھ کر سادہ چھوڑ دیے ہیں۔ شاید اس لیے کہ شائقین وقتاً فوقتاً غالب کے معلوم ہونے والے کلام کا اضافہ کرتے رہیں۔ جیسے ہمارے محترم حاجی دین محمد صاحب (الکرم، مکان نمبر ۵۶

Marfat.com

کوٹ عبداللہ شاہ مزنگ لاہور! کے مملوکہ نسخہ پر غالب کا غیر مطبوعہ کلام "تکیہ" درج ہے جس کا مطلع ہے

شب فراق میں مونس گیا ہے بن تکیہ سے
ہوا ہے موجب آرام جان و تن تکیہ

(نسخہ عرشی میں فراق کی بجگہ وصال ہے)

حاجی صاحب کو غالب کا یہ کلام ۱۹۲۵ء میں منشی عبدالرحیم ہوشیارپوری" نے عنایت فرمایا تھا۔" اس دیوان میں تخلص کے لیے بالالتزام سرخ روشنائی استعمال کی گئی ہے۔ تمام دیوان کو سرخ روشنائی کے خوبصورت حاشیہ سے مزین کیا گیا ہے۔ دیوان پر خوبصورت سنہری بیلدار جلد ہے جس کی حفاظت کے لئے گتے کا ڈبہ استعمال میں لایا گیا ہے۔

دیوان غالب ، ڈاکٹر عبداللطیف ، حیدرآباد دکن ۱۳۴۸ھ / ۱۹۲۸ء (پورا چھپ نہ سکا)

مرقع غالب ، مصور ، عبدالرحمٰن چغتائی ، لاہور ، ۱۹۲۸ء

نقش چغتائی ، مصور ، عبدالرحمٰن چغتائی ، لاہور ، ۱۹۳۵ء
(دیوان غالب)

دیوان غالب (عکسی ایڈیشن) آغا محمد طاہر نبیرہ مولانا محمد حسین آزاد ،
ناشر : آزاد بک ڈپو کوچہ چیلاں ، دہلی ، پریس - لیبل آرٹ پریس ، دہلی -
ضخامت : ۱۴۷ ، ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء

مرتب کے پرنانا سید ذوالفقارالدین حیدر رضوی المعروف نواب حسین مرزا صاحب ناظر قلعہ معلی نے احباب کے مشورے سے مرزا کے منتخب کلام کا ایک صحیح نسخہ اپنے قلم سے لکھ کر مرزا کو دیا تھا مرزا نے پڑھ کر دستخط اور مہر سے مزین کر کے بطور یادگار جناب مرزا کو واپس کر دیا تھا یہ دیوان اسی نسخہ کو مدنظر رکھ کر درست کر کے شائع کیا گیا۔

غالب کے سو شعر ، محمود علی خاں ، دہلی ، ۱۹۳۶ء

دیوان غالب ، (عکسی رنگین) ، تعارف ۔ عنایت اللہ اینڈ کو مینجنگ ایجنٹس تاج کمپنی لاہور ، تاج کمپنی لمیٹڈ ، لاہور ، ضخامت ۳۱۲ ، سرورق ہشت رنگا ، ۱۹۳۸ء اس میں صحت لفظی اور املائی قواعد و علامات کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے۔ یہ خوشخطی کا بہترین نمونہ ہے۔ کاغذ بہترین ، چکنا اور سفید

Marfat.com

موزوں تقطیع اور خوشنما جلد کے علاوہ خاتمراں اشعار اور قطعات پر مبنی ہے جو مرجبہ دواوین میں موجود نہیں۔ دیوانِ غالب کے جملہ ایڈیشنوں میں حسن و جمال کے لحاظ سے یہ دیوان قُرّۃ الناظرین کی صحیح تفسیر پیش کرتا ہے۔" دالعلم، کراچی، جنوری تا مارچ ۱۹۶۹ء ص ۵۵۵)

درسِ غالب، پیرزادہ ابراہیم حنیف۔ شیخ محمد علی پروپرائیٹر منظفر بکڈپو، اندرون لوہاری گیٹ لاہور، پریس - حجازی پریس لاہور، ضخامت : ۲۰۰ ۱۹۳۸ء

درسِ غالب مرزا کے قدیم و جدید اردو کلام کا مکمل مجموعہ ہے جس میں طلبہ اور اساتذہ کی سہولت کی خاطر

(۱) ردیفوں کو درجہ وار حروف تہجی کے تحت منظم بنایا ہے ایسے کہ ردیف ا کے تمام اشعار خواہ کسی صنفِ سخن کے ہوں یکجا ہو گئے ہیں۔

(۲) طرزِ کتابت میں سررشتہ تعلیم کے سسٹم پر عمل کیا ہے گویا جملہ ہائے معترضہ خطوط وحدانی میں لیے ہیں اور استفہام، تعجب، حیرت، افسوس اور مسرت وغیرہ کے موقعوں پر مناسب علامات لگا دی گئی ہیں۔

(۳) یائے معروف و مجہول کی کتابت میں فرق واضح ہے۔

(۴) ترکیب وصفی، ترکیب اضافی، اعلام، دیگر حرفی نحوی ترکیبوں پر ترکیب وصفی و ترکیب اضافی کے نشانات لگا کر باقی مضمون سے متمیز کیا گیا ہے۔

دیوانِ غالب مع شرح، عبدالرشید علوی، مقدمہ غلام رسول مہر، حق برادرز لاہور، ۱۹۴۰ء

اشعارِ غالب، عبدالمنان بیدل، طبع اول۔ لالہ رام نرائن لعل بک سیلر، الہ آباد، ضخامت ۱۰۶، ۱۹۴۲ء

دیوانِ غالب معہ شرح، جوش ملسیانی، آتما رام اینڈ سنز۔ دلی۔ ضخامت ۴۸۴، جنوری ۱۹۵۰ء

دیوانِ غالب (ٹائپ) گوشہ ادب چوک انارکلی لاہور، انشا پریس اردو بازار لاہور، ضخامت ۲۲۵، ۱۹۵۰ء

اس کا حسنِ طباعت اور دلفریب "گیٹ اپ" اسے دیوانِ غالب کے مخصوص ایڈیشنوں میں شامل کرنے کا موجب ہے۔ گرد پوش پر نسخۂ نظامی والی تصویر غالب طبع کی گئی ہے۔

انتخابِ غالب، سید اختر عباس نقوی، غالب بک ڈپو لاہور، ضخامت ۳۲، ۱۹۵۲ء

Marfat.com

انتخاب غالب ۔ ممتاز حسین ، اُردو اکیڈمی سندھ کراچی ، ضخامت ۱۴۸ ، ۱۹۵۷ء
دیوانِ غالب ، مالک رام ، آزاد کتاب گھر ، کلاں محل ، دہلی ۔ یونین پرنٹنگ پریس ۔ دہلی ۔
ضخامت ۳۵۹ ، ۱۹۵۷ء

مالک رام نے اس دیوان کی ترتیب میں ان ماخذ کو بنیاد بنایا ہے ۔

(۱) مطبع نظامی کانپور کا ایڈیشن جو غالب کی زندگی میں چوتھی بار ۱۸۶۲ء / ۱۲۷۸ھ میں شائع ہوا ۔
(۲) غالب کی زندگی میں مطبع مفید الخلائق آگرہ سے ۱۸۶۳ء میں شائع ہونے والا پانچواں ایڈیشن
(۳) انشائے غالب کا قلمی نسخہ
(۴) اُردوئے معلیٰ
(۵) انتخاب غالب ۔ مرتبہ عرشی رامپوری مطبوعہ ۱۹۴۳ء بمبئی ۔
(۶) دیوان غالب جدید معروف بہ نسخۂ حمیدیہ ، بھوپال ۱۹۲۱ء
(۷) نادراتِ غالب مرتبہ آفاق حسین آفاق دہلوی ، کراچی ۱۹۴۹ء
(۸) گلستانِ سخن ، دہلی ۱۸۶۳ء

تتمہ میں غالب کا ایسا کلام جمع کیا گیا ہے جو ۱۸۶۲ء کے مطبع نظامی کانپور کے ایڈیشن میں شامل نہیں تھا مگر اس کے بعد مختلف ماخذ سے جمع ہوا ۔

غالب کے لکھے ہوئے فارسی دیباچۂ دیوان کو شامل کیا گیا ہے ۔ مرزا غالب کا عکس تحریر عطیہ رضا لائبریری رامپور اور غالب کی قلعہ معلیٰ والی تصویر ابتدائے دیوان میں موجود ہے ۔ اس دیوان کی کتابت اور طباعت دونوں دیدہ زیب ہیں ۔ بقول مدیر مجلہ " برہان " دیوانِ غالب کا کوئی ایڈیشن اس وقت تک اتنا صحیح ، جامع اور معلومات افزا طبع نہیں ہوا ۔ (العلم کراچی جنوری تا مارچ ۱۹۶۹ء ص ۵۸ - ۵۵)

دیوانِ غالب (کتاب نگر ایڈیشن) ، پروفیسر سید احتشام حسین ، کتاب نگر ۔ دین دیال روڈ ، لکھنؤ ، تنظیم پریس لکھنو ، ضخامت ۱۷۶ ، ۱۹۵۸ء

دیوانِ غالب کا یہ ایڈیشن مطبع نظامی کانپور کے تقریباً سو اصدی پرانے اس ایڈیشن (۱۸۶۲ء) پر مبنی ہے جس کی تصحیح خود غالب نے کی ۔ یہ ایڈیشن انگوری رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا ہے جس کی کتابت اور طباعت دونوں گوارا ہیں ۔

Marfat.com

دیوان غالب، بحر الہ آبادی، مکتبہ پروین۔ الہ آباد، ضخامت ۲۷۲، ۱۹۵۸ء

دیوان غالب معہ شرح، جوش ملسیانی، طبع پنجم، آتمارام اینڈ سنز۔ دلی۔ ضخامت ۴۳۲، ۱۹۵۸ء

دیوان غالب اُردو (ٹائپ) نسخہ عرشی } امتیاز علی عرشی، لائبریرین رضا لائبریری، رامپور، انجمن ترقی اُردو (ہند) علی گڑھ، ہندوستان پرنٹنگ ورکس، رامپور، ضخامت ۶۳۲، دسمبر ۱۹۵۸ء

اس ایڈیشن کی تیاری میں مندرجہ ذیل قلمی اور مطبوعہ نسخوں سے استفادہ کیا گیا ہے:

و۔ قلمی نسخے

۱۔ نسخہ بھوپال۔ ۱۸۲۱ء ۱۲۳۷ھ ۲۔ نسخہ شیرانی ۱۸۲۶ء ۱۲۴۲ھ

۳۔ گل رعنا (انتخاب) ۱۸۲۹ء ۱۲۴۵ھ ۴۔ نسخہ رامپور ۱۸۳۳ء ۱۲۴۸ھ

۵۔ نسخہ لاہور ۱۸۵۲ء ۱۲۶۸ھ ۶۔ نسخہ رامپور (جدید) ۱۸۵۵ء ۱۲۷۱ھ

۷۔ انتخاب غالب ۱۸۶۶ء ۱۲۸۳ھ

ب۔ مطبوعہ نسخے

۱۔ سید المطابع دہلی ۱۸۴۱ء ۱۲۵۷ھ

۲۔ مطبع دارالسلام حوض قاضی دہلی ۱۸۴۷ء ۱۲۶۳ھ

۳۔ مطبع احمدی، شاہدرہ دہلی ۱۸۶۱ء ۱۲۷۸ھ ۴۔ مطبع نظامی کانپور ۱۸۶۲ء ۱۲۷۹ھ

۵۔ مطبع مفید خلائق، آگرہ ۱۸۶۳ء ۱۲۸۰ء ۶۔ نسخہ حمیدیہ ۱۹۲۱ء ۱۳۴۰ھ

۷۔ لطیف ایڈیشن، ۱۹۲۸ء ۱۳۴۷ھ

اس دیوان کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

حصہ اول: گنجینۂ معنی،

اس میں وہ سب اشعار مندرج ہیں جو نسخہ حمیدیہ اور نسخہ شیرانی میں تو موجود تھے مگر ۱۸۴۱ کے مرتب کئے ہوئے دیوان سے مرزا نے خارج کردیئے تھے۔ تعداد اشعار: ۲۶۸ غزلیں کل اشعار: ۱۴۷۳ تین قصائد، کل اشعار: ۱۴۴ — ۶ رباعیات ان کے علاوہ

حصہ دوم: نوائے سروش،

یہ حصہ اس کلام پر مبنی ہے جو مرزا صاحب نے اپنی زندگی میں چھپوا کر تقسیم کیا اور جو عام طور پر "دیوان غالب"

Marfat.com

کے نام سے متداول اور مشہور ہے۔

حصہ سوم : یادگار نالہ،

اس جزو میں وہ کلام ہے جو دیوانِ غالب کے کسی نسخے کے متن میں تو نہ تھا لیکن بعض نسخوں کے حاشیوں پر یا خاتمے پر یا مرزا کے خطوں میں یا ان کے نام سے دوسروں کی بیاضوں میں پایا گیا اور وقتاً فوقتاً اخبارات و رسائل میں اشاعت پذیر ہوا۔

تعداد اشعار: ۴ قطعات، ۴ مثنویات ۴ قصائد، ۲ مرثیے، ۲ سہرے، کل اشعار: ۴۱۳ - ۶۷ غزلوں کے کل اشعار: ۲۳۱ - گیارہ بند کا ایک مخمس اور چار رباعیات ان کے علاوہ "شرح غالب" کے تحت اشعار کی وہ تمام تشریحیں جمع کی گئی ہیں جو مرزا نے اپنے خطوں میں احباب کے استفسار پر تحریر کی تھیں۔

املا اور رسم الخط میں موجودہ اصول اور مرزا صاحب کی پسندیدگی دونوں کا لحاظ کیا گیا ہے۔ علاماتِ وقف کا استعمال اور اکثر لفظوں پر اعراب کے استعمال نے قاری کو شعر فہمی کے اقرب کر دیا ہے۔

اس نسخہ میں ۴ تصویریں (ایک غالب کی عکسی تصویر ۱۸۶۸ء دلی، دوسری عبدالرحمٰن چغتائی کی غالب کی خیالی تصویر۔ گرد پوش کا ڈیزائن بھی چغتائی صاحب کا تیار کردہ ہے۔ تیسری شیرانی کے ایک صفحہ کی اور چوتھی نسخۂ رامپور (جدید) کے ایک صفحہ کی) ہیں۔

غالب کا کلام پیشتر ازیں اتنے مواد کے ساتھ یکجا شائع نہیں ہوا۔ اس ضخیم دیوان کو دیکھ کر مولانا غلام رسول مہر کو "دیوانِ غالب" کی بجائے اسے "کلیاتِ غالب" سے موسوم کرنا پڑا۔ اس دیوان پر مولانا عرشی کو ۱۹۶۱ء میں ساہتیہ اکاڈمی کی طرف سے اوّل انعام سے نوازا گیا۔

کلامِ غالب، نسخۂ قدوائی، جلیل قدوائی، ادارۂ نگارش و مطبوعات کراچی، ضخامت ۱۰۵، ۱۹۶۰ء

دیوانِ غالب (جیبی) عبدالقادر سروری، حیدرآباد دکن، ۱۹۶۰ء

دیوانِ غالب (جیبی) تاج آفس، دہلی، ۱۹۶۰ء

دیوانِ غالب، ضخامت ۱۷۳، مشورہ بک ڈپو، دلی نمبر۶، جولائی ۱۹۶۰ء

دیوانِ غالب، مصور آذر زوبی، کراچی، ۱۹۶۱ء

دیوانِ غالب، م، ع، اسلام، آئینۂ ادب، لاہور، ضخامت ۱۴۴ ۱۹۶۴ء

Marfat.com

دیوانِ غالب (باتصویر۔ ٹائپ) مظفر علی سید، مصور حنیف رامے، نیا ادارہ لاہور،

مطبع: سویرا آرٹ پریس، لاہور، ضخامت ۳۲۰، ۱۹۶۵ء

مُرتب نے عام پڑھنے والوں کے لئے غالب کے سارے کلام کو سامنے رکھ کر ایک نیا انتخاب ترتیب دیا ہے بقول مُرتب "جس میں نئے ذوق کی وسیع النظری بھی ہے اور غالب کے ساتھ انصاف کی کوشش بھی۔"

متن کی صحت کے لیے امتیاز علی عرشی رامپوری کے مرتبہ دیوانِ غالب پر انحصار کیا ہے۔ اعراب کے خاص اہتمام کے باعث مطالعہ میں آسانی پیدا ہوگئی ہے۔

حنیف رامے کی تجریدی تصویروں نے اس کتاب کے بانکپن کو دوبالا کر دیا ہے۔ بقول حنیف رامے "غالب کا اندازِ بیان ستواں ہے کہ جہاں دس لفظوں سے کام چل سکتا ہے وہاں یہ تو ممکن ہے کہ اس نے نو استعمال کئے ہوں لیکن وہ گیارہ نہیں کرتا۔ الفاظ کے اس استعمال میں اس کفایت شعاری نے مجھے ترغیب دی کہ میں بھی کم سے کم رنگوں میں ان معانی کی صورتیں ترتیب دوں جو غالب کے اشعار میں موجزن ہیں اور لفظوں کی کسی ہوئی کھال میں سے خون کی مانند جھلکتے ہیں" (رسالہ کتاب، لاہور، ستمبر ۱۹۶۶ء)

نیشنل بک سنٹر نے اس کتاب کو ۱۹۶۵ء کی خوبصورت ترین کتاب قرار دینے کے ساتھ ساتھ اس کی تصویروں کو بھی اولین انعام کا مستحق گردانا تھا۔ ٹائپ دیدنی، طباعت موزوں، جلد کی عمدگی، حنیف رامے کی مصوری نے دیوانِ غالب کی صوری حیثیت کو نظر نواز اور دلفریب بنا دیا ہے۔

کلیاتِ غالب (اُردو) خاں اصغر حسین خاں نظیر لدھیانوی، مکتبہ کارواں کچہری روڈ، لاہور،

مطبع: کارواں پریس، لاہور، ضخامت ۲۷۴، ۱۹۶۶ء اس میں فہرست کی ترتیب میں بڑے حسن ذوق کا مظاہرہ کیا گیا ہے، غزل، قصیدہ یا رباعی وغیرہ کی تلاش میں سہولت بہم پہنچانے کی خاطر ہر صنفِ شعر کا پہلا مصرعہ یا شعر دیا گیا ہے۔

انتخابِ غالب، سید اختر عباس، مکتبہ میری لائبریری لاہور، ضخامت ۳۲ تیسرا ایڈیشن ۱۹۶۶ء

مرقعِ غالب، لالہ پرتھوی چندر، مکتبہ جامع لمیٹڈ و لکشمی بک اسٹور، نئی دہلی،

پریس: لکشمی پرنٹنگ ورکس، دہلی، ضخامت ۱۹۲، ۱۹۶۶ء

یہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ حصہ اول میں دیوانِ غالب اُردو اور حصہ دوم میں مرزا کے ان خطوط کے عکس شامل ہیں جو انھوں نے والیانِ ریاست رامپور، نواب یوسف علی خاں اور نواب کلب علی کو وقتاً فوقتاً ارسال

Marfat.com

کئے دونوں کی تصاویر بھی مرقع کے اسی حصہ میں شامل ہیں۔

متن کے ساتھ مفید حواشی کا اضافہ خود غالب کی تحریروں سے، خوبصورت کتابت، دیدہ زیب طباعت، حسن ترتیب ایسی خوبیوں نے "مرقع غالب" کو اسم بامسمیٰ بنا دیا ہے۔ جسے بجا طور پر بطور تحفہ پیش کیا جا سکتا ہے۔

مرتب کے فرزند دیدیہ کاش جی کی فوٹو گرافی نے مکتوبات مرزا اور مرقع غالب کو مرصع کیا۔ ابتدا میں غالب کی رنگین شبیہہ (نسخہ نظامی) چھاپی گئی ہے۔

دیوانِ غالب، آئینہ ادب لاہور،

دیوانِ غالب، (عکسی) غلام رسول مہر، شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز، ادبی مارکیٹ چوک انارکلی لاہور
پریس: علمی پرنٹنگ پریس، لاہور، ضخامت: ۴۰۳، ۱۹۶۷ء

اس دیوان کی ترتیب میں جن امور پر بطور خاص توجہ دی گئی ہے ان کا مختصر ذکر درج ذیل ہے۔

۱۔ متن کی صحت کا تا حد امکان پورا پورا اہتمام کیا گیا ہے۔

۲۔ بیشتر اشعار پر علاماتِ اوقاف صحیح مقامات پر لگا دیے ہیں۔ جس سے اشعار کا مطالعہ آسان اور زُود فہم ہو گیا ہے۔

۳۔ تلفظ کی غلطی سے کچھ کے کچھ بن جانے والے الفاظ پر اعراب لگا دیئے ہیں۔ تاکہ شعر کی اصل حیثیت قائم رہے۔

۴۔ مروجہ دیوان کے علاوہ مختلف مقامات پر چھپے ہوئے اشعار اکٹھے کر کے بطور ضمیمہ نمبر ۱ شامل کر دیئے گئے ہیں۔

۵۔ نسخۂ حمیدیہ سے آسان اور واضح اشعار کا ایک انتخاب بھی بطور ضمیمہ نمبر ۲ منسلک کیا گیا ہے۔

۶۔ دو مثنویاں (نادر نامہ اور اشتہار پنج آہنگ) ضمیمہ نمبر ۳ کے تحت آخر میں شامل کی گئی ہیں۔

۷۔ غزلیات و قصائد کی تاریخیں مستند ماخذ کی بنا پر تعین کی گئی ہیں۔

۸۔ املا میں بعض الفاظ قدیم تحریر کے مطابق جوں کے توں قائم رکھے گئے ہیں البتہ بعض میں خفیف سی ترمیم ناگزیر سمجھی گئی ہے۔ جس کی مثالوں سے وضاحت بھی کی گئی ہے۔

۹۔ متداول ترتیب میں ردو بدل نہیں کیا گیا۔

Marfat.com

۱۰۔ حواشی میں حوالوں کی نشاندہی، اختلافِ نسخ کا ذکر، املا کے بارے میں تصریحات اور تاریخوں کے تعین کے علاوہ بڑی مفید معلومات کا ذخیرہ کیا گیا ہے۔

حُسنِ کتابت و طباعت کے اعتبار سے اتنا صحیح و واضح دیوان غالباً پہلی بار منظرِ عام پر آیا ہے۔ پلاسٹک کے حسین گرد و پوش نے جس پر غالب کی تصویر مرتسم ہے۔ اس کے حُسن کو دوبالا کر دیا ہے۔

نقش چغتائی (دیوانِ غالب۔ مصوّر) محمد عبدالرحمٰن چغتائی، ایوان اشاعت راوی روڈ، لاہور، پریس: پرنٹو، راوی روڈ لاہور، ضخامت ۱۹۲ مع تصویریں ۱۹۶۷ء (بارِ چہارم)

"اپنے محسن کے نام" کے عنوان سے کتاب کا انتساب یوں کیا گیا ہے۔ "اُستاد بہزاد جب بھی اپنا کوئی شاہکار حسین مرزا کے نام منسوب کرتا تو سمجھتا اسے دوام حاصل ہو گیا ہے۔ میں اپنی کوشش کو محترم جسٹس ایس اے رحمٰن کے نام معنون کرتا ہوں۔ اس لیے بھی کہ اُن کی علم دوستی اور آرٹ نوازی نے میری کسی آرزو کو ٹھیس نہیں لگنے دی"

کتاب دبیز کاغذ پر خوبصورت طباعت اور حسن اہتمام سے شائع کی گئی ہے۔ جس میں مختلف اشعار کی توضیح کرنے والی ۲۰ تصاویر بھی شامل ہیں۔ کتاب مرقع چغتائی کی کتابت کا چربہ ہے۔ کتاب کی جلد تصویر آبو سے مزین ہے۔

دیوانِ غالب اور غالب کی غزل، عبدالقیوم، دارالادب لاہور، ضخامت ۲۸۸، ۱۹۶۷ء

دیوانِ غالب، آئینہ ادب لاہور ۱۹۶۷ء

سرودِ غالب، یوسف بخاری دہلوی، شیخ مبارک علی تاجر و ناشر کتب اندرون لوہاری دروازہ، لاہور پریس، علمی پرنٹنگ پریس لاہور، ضخامت ۲۰۸ ۱۹۶۸ء

اس دیوان کے اشعار کو باعتبار موضوع مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت پیش کیا گیا ہے۔ موجِ عرفان شمع ہدایت، سوز و ساز، حریم ناز، روداد غم، رنگ و بو، در حدیث دیگراں، روشنی اور وسعت۔

پھر ان عنوانات کے تحت ۱۷۸ ذیلی عنوانات قائم کیے گئے ہیں۔ جن میں پورے دیوانِ غالب کو سمو دیا گیا ہے۔ البتہ غزلوں کے درمیان آنے والے تہنیتی اور مدحیہ اشعار اور جملہ قصائد کو ممدوح کے رسم کی وضاحت کے ساتھ تہنیت اور مدح کے عنوانات کے ذیل جُدا جُدا درج کیا ہے۔ مثنویات، قطعات اور رباعیات کے بارے میں کم و بیش یہی التزام کیا گیا ہے۔ اشعارِ غالب کی عبارت، الفاظ کی صحت اور اعراب کے لیے نسخۂ عرشی سے استفادہ کیا گیا ہے۔ البتہ یائے معروف و یائے مجہول کی املا میں نسخۂ عرشی کی

Marfat.com

پیروی نہیں کی گئی۔ طاہر ایڈیشن سے بھی بعض الفاظ کے سلسلے میں فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ اور جہاں نسخۂ عرشی سے اختلاف پایا گیا وہیں حواشی میں اس کی تشریح کر دی۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ عرشی صاحب کی نظر سے طاہر ایڈیشن اوجھل رہا اور یوں نسخۂ طاہر کی اہمیت تاریخی و علمی لحاظ سے بڑھ جاتی ہے۔

مرتب قابلِ داد ہے کہ اس نے دیوان کو ایک نئے روپ میں پیش کیا۔ ویسے قاری کو دیوان کی ضرورت ہوگی تب اُسے شعر ترتیب وار ردیف میں مددگار ہوگا۔

غالب حالات و انتخاب، فیروز سنز لاہور، ضخامت ۸۰ اشاعت ہشتم ۱۹۶۸ء

باقیاتِ غالب، وجاہت سندیلوی، نسیم بک ڈپو، لکھنؤ

ضخامت ۱۵۶، اشاعت اوّل ۱۹۶۰ء ضخامت ۱۸۸ اشاعتِ دوم ۱۹۶۹ء

دیوانِ غالب۔ خورشید زہرا، لاہور ۱۹۶۹ء

دیوانِ غالب، مصوّر، صادقین کراچی ۱۹۶۹ء

دیوانِ غالب، بہ تحقیق متن و ترتیب: حامد علی خاں، مطبوعات مجلس یادگار غالب پنجاب یونیورسٹی لاہور، ضخامت ۲۲۰ ۱۹۶۹ء

دیوانِ غالب بخطِ غالب، نسخہ عرشی زادہ دہلی، ۱۹۶۹ء

دیوانِ غالب، مالک رام (صدی ایڈیشن) صد سالہ یادگار غالب کمیٹی دہلی ضخامت ۲۱۶، ۱۹۶۹ء

دیوانِ غالب، رفیق ذکریا (صدی ایڈیشن) مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، بمبئی۔ ۱۹۶۹ء

دیوانِ غالب، نسخۂ حمیدیہ، حمید احمد خاں، مجلس ترقی ادب لاہور ضخامت ۹۲۰، ۱۹۶۹ء

غالب اُردو کلام کا انتخاب، محمد مجیب، مکتبہ جامعہ نئی دہلی، ضخامت ۱۳۱ ۱۹۶۹ء

انتخابِ غالب، مشرف انصاری، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ضخامت ۹۶، ۱۹۶۹ء

دیوانِ غالب، نسخۂ شیرانی، مجلس ترقی ادب، لاہور ضخامت ۱۰۹، ۱۹۶۹ء

غالب کا منسوخ دیوان، مسلم ضیائی، ادارۂ یادگار غالب، کراچی، ضخامت ۳۴۳، ۱۹۶۹ء

دیوانِ غالب، طاہر ایڈیشن، قومی کتاب مرکز پاکستان لاہور کے مجلہ "کتاب" کے شمارہ برائے فروری ۱۹۶۹ء میں یہ دیوان مکمل شائع ہوا۔

تمہید میں جناب گوہر نوشاہی نے دیوانِ غالب کے مطبوعہ و خطی نسخوں کی نشاندہی کی اور نسخۂ طاہر کی

Marfat.com

خصوصیات اوراس کی انفرادی حیثیت پر روشنی ڈالی۔

دیوانِ غالب (اُردو) مکتبہ میری لائبریری، لاہور، پاکستان ٹائمز پریس لاہور
ضخامت ۱۵۲ ، ۱۹۶۹ء

یہ ایڈیشن آفسٹ طباعت سے پیپربیک (کاغذی جلد) کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ مختلف دیوانوں کے اشعار کو جدا جدا عنوانات کے تحت پیش کیا ہے جیسے مولانا حسرت موہانی "ح" عبدالرحمٰن چغتائی "م خ" مرقع چغتائی) محمد حنیف رامے "ر" ـــــ مرزا غالب کو اُردو ادب کے نقادوں نے جن الفاظ میں خراج تحسین ادا کیا۔ اُس کا انتخاب ڈاکٹر ملک حسن اختر نے مرتب کر کے شامل کیا ہے۔ دیوان کے اشعار کی گنتی ردیف وار ۱۸۰۱ تک پہنچتی ہے۔

دیوانِ غالب، مصور مکتبہ شاہراہ، دہلی

دیوانِ غالب (جیبی) ٹائپ ایڈیشن، لاہور

دیوانِ غالب، محرابِ ادب، کراچی

غالب حالات وانتخاب، فیروزسنز لاہور، ضخامت ۸۰، اشاعت نہم ۱۹۶۹ء

دیوانِ غالب، ڈاکٹر ملک حسن اختر، لاہور ۱۹۷۵ء

دیوانِ غالب، ڈاکٹر سید معین الرحمٰن، لاہور ۱۹۷۶ء

دیوانِ غالب، آثار نسخہ، تصحیح ذوالفقار اخگر، لاہور، ۱۹۷۷ء

دیوانِ غالب، مالک رام، لاہور ضخامت ۲۱۶، ۱۹۷۸ء

دیوانِ غالب، رخسانہ نگہت، لاہور ۱۹۷۸ء

دیوانِ غالب، مالک رام، دہلی ضخامت ۲۱۶، ۱۹۷۹ء

دیوانِ غالب، نسخہ حامد علی خاں (مقدمہ) ڈاکٹر نورالحسن نقوی علی گڑھ ضخامت ۲۵۶، ۱۹۸۰ء

دیوانِ غالب اُردو (نسخہ عرشی، ترتیب وتحقیق: امتیاز علی خاں عرشی، دہلی، ۱۹۸۲ء
ضخامت: ۸ + ۱۶۰ + ۵۸۲

اس کے بارے میں ڈاکٹر سید معین الرحمٰن لکھتے ہیں (مجلہ فنون، لاہور، اگست، ستمبر ۱۹۸۲ء، ص ۹۷)
سب سے روشن اور تابندہ کارنامہ غالب کے اُردو دیوان کے نسخہ عرشی کے نقشِ ثانی کی اشاعت ہے نقشِ اول

Marfat.com

کوئی ایک چوتھائی صدی پہلے ۱۹۵۸ء میں شائع ہوا تھا۔ نقشِ ثانی دیر بعد آیا لیکن ایسا آیا کہ تا دیر اسے ایک منہجی معیار و پیمانے کا درجہ حاصل رہے گا۔ اس میں کیا قریب، کیا دور، کیا پیران آزمودہ اور کیا نو آموز، سب طرح کے اور ہر جگہ کے محققین کے لیے سبق اور سند لیا ہے کہ تصانیفِ غالب کے کسی تحقیقی اور تدوینی ایڈیشن کو کس رتبے اور مرتبے کا ہونا چاہیئے۔"

دیوانِ غالب · آئینہ ادب، چوک مینار انارکلی لاہور (چوتھی بار ترمیم و اضافہ) ۱۹۸۲ء

دیوانِ غالب (اُردو ہندی) علی سردار جعفری، ہندوستانی بک ٹرسٹ ۳-۱۰۱ اے۔ ناز بلڈنگ بمبئی نمبر ۴، ادبی پرنٹنگ پریس بمبئی نمبر ۸، ضخامت ۴۷۱ - ۱۹۵۸ء

شروع میں علی سردار جعفری کا شاعرانہ دیباچہ ہے۔ اس ایڈیشن کے لیے مالک رام کے مرتب کیے ہوئے دیوان کو استعمال کیا ہے جس کا متن مطبع نظامی کانپور کے ایڈیشن ۱۸۶۲ء پر مبنی ہے اور جس کی تصحیح خود مرزا غالب نے کی تھی۔ اس کی تذہیب اور اسے حسین و جمیل شکل میں پیش کرنے کی خدمت مس تیار نے انجام دی ہے۔ مفتی صاحب نے غزلوں کو دیوناگری میں منتقل کیا ہے اور پریم سروپ شرما نے ہندی فرہنگ مرتب کرنے میں معاونت کی ہے۔ جو الگ جلد میں ۸۲ صفحات پر شائع کیا گیا ہے۔

سارے دیوان میں طاق صفحہ پر متن اور جفت صفحہ پر ہندی ترجمہ دینے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ البتہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اس اہتمام سے مستثنیٰ رہی ہے۔ متن کے ابتدائی دو صفحے نہایت خوبصورت اور چہار رنگی بیل سے مزین ہیں۔ متن کے آخر میں ضمیمہ اور ایک صفحہ بطور بیاض خالی رکھا گیا ہے۔ تقطیع کلاں، کاغذ نفیس، حاشیہ کشادہ اور جلد پر سنہری ڈائی کتاب کی زیب و زینت میں اضافے کا سبب ہوئی ہے۔ سرورق اس کاتب کے موقلم کا شاہکار ہے جس نے "مکاتیبِ غالب" (رامپور پہلا ایڈیشن) کے سرورق کی کتابت کی۔

قادر نامۂ غالب (اُردو مثنوی)

مولانا غلام رسول مہر (غالب، طبع چہارم، ص ۳۸۳) اور مالک رام (ذکرِ غالب، طبع سوم، ص ۵) کی رائے ہے کہ چونکہ اس کا پہلا شعر:

قادر، اللہ اور یزداں ہے خدا
ہے نبی، مُرسل، پیمبر، رہنما

لفظ "قادر" سے شروع ہوتا ہے۔ اس لیے اس کا نام "قادر نامہ" رکھا گیا۔ مولوی عبدالحق نے میرن صاحب

60779

Marfat.com

کے حوالے (رسالہ اُردو، اورنگ آباد اکتوبر ۱۹۳۶ء ص ۷۰۵) سے بیان کیا ہے کہ غالب نے عارف کے دونوں بچوں، باقر علی خاں اور حسین علی خاں کی تعلیم کے لیے ۸ صفحے کا ایک مختصر منظوم رسالہ "قادر نامہ" تصنیف کیا تھا۔ قاضی عبدالودود لکھتے ہیں (علی گڑھ میگزین، غالب نمبر ۴۹-۱۹۴۸ء ص ۲۵۵) "غالب نے برہان د جہانگیری وغیرہ کی طرح کوئی فرہنگ نہیں لکھی۔ قادر نامہ، نصاب الصبیان ابونصر فراہی کے طور پر بچوں کے لیے منظوم ہوئی ہے۔"

"قادر نامہ، بچوں کے لیے "خالق باری" اور "آمدنامہ" کی طرح کا ایک منظوم درسی کتابچہ (رسالہ) ہے۔ جس میں غالب نے فارسی اور عربی کے تقریباً چار سو ہم معنی لغات ذہن نشین کرانا چاہے ہیں۔ یہ ایسے الفاظ ہیں جو اُردو میں بالعموم مستعمل ہیں۔ "قادر نامہ" میں غالب نے بارہ اشعار کی دو غزلیں بھی شامل کی ہیں۔ (اشاریۂ غالب، سید معین الرحمٰن، لاہور، ۱۹۶۹ء ص ۸۴، ۸۵)

طبع اوّل: مطبع سلطانی، واقع قلعہ مبارک، دہلی، ۱۲۷۲ھ، ۱۸۵۶ء

(طبع اوّل پر مبنی قادر نامہ، ڈاکٹر سید سجاد کی مختصر تمہید کے ساتھ مجلہ عثمانیہ جلد ۳ شمارہ ۱، جون ۱۹۲۹ء میں شائع ہوا۔

طبع دوم: مجلس پریس، دہلی ۲۲ محرم ۱۲۸۰ھ/ ۹ جولائی ۱۸۶۳ء

(طبع دوم پر مبنی قادر نامہ، بطور مثنوی دیوان غالب، نسخۂ عرشی ص ۲۶۸ - ۲۷۵ میں شامل ہے)

طبع سوم: مطبع منشی مداری لال، لاہور، اکتوبر ۱۸۷۳ء قادر نامۂ غالب کی ایک اشاعت "فارسی نامۂ کلاں" کے ساتھ بھی پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں موجود ہے۔ مطبوعہ: مطبع رزاقی کانپور، اپریل ۱۹۱۶ء (فارسی نامۂ کلاں ص ۱ - ۸، قادر نامۂ غالب ص ۹ - ۱۶)

قادر نامۂ غالب، تحسین سروری، مکتبہ نیا راہی: کراچی، جنوری ۱۹۵۹ء

ضخامت: ۶۳ صفحات سائز: ۲۰ × ۳۰/ ۱۶ تعداد اشعار: ۱۳۲ + ۴

قادر نامۂ غالب، ترتیب، تصحیح، مقدمہ: ڈاکٹر محمد باقر، مجلس یادگار غالب، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۱۹۶۹ء

قادر نامۂ غالب، عبدالقوی دسنوی، بھوپال، ۱۹۷۱ء

Marfat.com

اُردو نثر (مطبوعہ)

(۱) لطائفِ غیبی :

طبع اوّل : اکمل المطابع، دہلی (باہتمام، میر فخر الدین)، ضخامت : ۴۴ صفحات
نہم ربیع الثانی (۱۲۸۱ھ)، ۲۱ - اکتوبر ۱۸۶۴ء

یہ "محرق قاطع برہان" (۱۸۶۴ء) مولفہ منشی سید سعادت علی کے رد میں لکھی گئی - دیباچے کے علاوہ یہ کتاب بیس لطیفوں پر مشتمل ہے - پانچ قطعات تاریخ (منشی جواہر سنگھ جوہر (دو)، مرزا یوسف علی خاں عزیز مرزا شمشاد علی بیگ رضوان اور بہاری لال (ایک) بھی مندرج ہیں -

حالیہ اشاعت : در مجموعہ نثر غالب اُردو (ص ۵۹ تا ۱۲۳)
مرتبہ : خلیل الرحمٰن داؤدی مجلس ترقی ادب، لاہور نومبر ۱۹۶۷ء

جامع تر اشاعت : مرتبہ : سید وزیر الحسن عابدی، مجلس یادگار غالب، پنجاب یونیورسٹی ۱۹۶۹ء

(۲) نامۂ غالب

خلیق انجم (غالب کی نادر تحریریں طبع اوّل ص ۱۰) نے لکھا ہے : "یہ شاید غالب کا پہلا خط ہے جو کتابی صورت میں شائع ہوا - اس خط کا پس منظر یہ ہے کہ مرزا رحیم بیگ میرٹھی نے غالب کی قاطع برہان کے جواب میں ساطع برہان (بہ زبان فارسی) لکھی - غالب نے ساطع برہان کے جواب میں رحیم میرٹھی کو براہ راست ایک خط لکھا -"

سولہ صفحے کے اس خط کی غالب نے کتابی صورت میں تین سو کاپیاں چھپوائیں اور نزد و دور میں تقسیم کرا دیں -

طبع اوّل : مطبع محمدی، دہلی، ضخامت : ۱۶ صفحات، قبل ستمبر ۱۸۶۵ء
در : اودھ اخبار، ۱۰، ۱۷ - اکتوبر ۱۸۶۵ء
در : رسالہ ہندوستانی الہ آباد ۱۹۳۴ء ص ۱۰۷ - ۱۳۱
مشمولہ : عود ہندی، مجلس ترقی ادب، لاہور ۱۹۶۵ء ص ۳۵۷ - ۳۷۹
مشمولہ : مجموعۂ نثر غالب اُردو، مجلس ترقی ادب لاہور، نومبر ۱۹۶۷ء ص ۱۵۱ - ۱۷۳

Marfat.com

(۳) سوالاتِ عبدالکریم

یہ کتابچہ (رسالہ) بھی سید سعادت علی کی فارسی تالیف "محرق قاطع برہان" (۱۸۶۴ء) کے رد میں لکھا گیا۔ اس میں سولہ سوال ہیں۔ علاوہ ازیں "استفتاء از جانب سائل" کے تحت منشی سید سعادت علی کے دعووں کے بارے میں جو انھوں نے "محرق قاطع برہان" میں کیے تھے، دو سوالات پوچھے گئے ہیں۔

حالیہ اشاعتیں: در "معاصر" پٹنہ حصہ ۳، ۱۹۵۲ء متعارفہ: قاضی عبدالودود

در "مجموعہ نثر غالب اُردو" خلیل الرحمٰن داؤدی، مجلس ترقی ادب، لاہور نومبر ۱۹۶۷ء

ص ۱۲۶ - ۱۴۶

حالیہ جامع تر اشاعت: سید وزیر الحسن عابدی، مجلس یادگار غالب، پنجاب یونیورسٹی ۱۹۶۹ء

(۴) تیغِ تیز

"موید برہان" (فارسی) مطبوعہ ۱۸۶۶ء از آغا احمد علی شیرازی جہانگیری کے رد میں غالب کی یہ ایک مختصر کتاب جو سترہ فصلوں پر مشتمل ہے۔ پہلی سولہ فصلوں میں احمد علی شیرازی پر ایک ایک اعتراض ہے اور ساتھ ہی ساتھ اُن کے اعتراض کا جواب دیا ہے۔ آخری فصل میں "برہان قاطع" پر مزید اعتراضات ہیں۔ آخیر میں سولہ ادبی سوالات کا استفتا ہے۔ جن کے جواب نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ نے دیے ہیں۔ دیگر اصحاب مولانا حالی، محمد سعادت علی اور نواب ضیاءالدین احمد خاں نے تصدیق و تائید کی ہے۔

طبع اوّل: مطبع اکمل المطابع، دہلی ضخامت: ۴۳ صفحات ۱۸۶۷ء

در: "مجموعہ نثر غالب اُردو" خلیل الرحمٰن داؤدی، مجلس ترقی ادب، لاہور

نومبر ۱۹۶۷ء ص ۱۷۹ - ۲۱۷

مرتبہ: سید وزیر الحسن عابدی، مجلس یادگار غالب، پنجاب یونیورسٹی، ۱۹۶۹ء

(۵) عودِ ہندی

طبع اوّل: در مطبع مجتبائی میرٹھ، باہتمام میاں محمد ممتاز علی خاں رئیس میرٹھ،

ضخامت: ۱۸۸ صفحات سائز ۶ × ۹½ رقعات کی تعداد: ۱۶۸

۱۰ رجب ۱۲۸۵ھ ۲۷ اکتوبر ۱۸۶۸ء

کتاب کی دو فصلیں ہیں۔ پہلی فصل "مہر غالب" چودھری عبدالغفور کی مرتب کردہ ہے خطوں کی

Marfat.com

تعداد (۳۱) دوسری فصل میاں ممتاز علی خاں، ناشر کے جمع کیے ہوئے خطوں پر مشتمل ہے دخطوں کی تعداد ۱۳۷) "خاتمہ" میں چند تقریظیں ہیں جو غالب نے "اردو کی کتابوں پر تحریر فرمائی ہیں" یہ تقریظیں اور دیباچے تعداد میں ۵ ہیں۔

اخبار عالم، میرٹھ، اشاعت ۲۲ راپریل ۱۸۶۹ء (ص ۵) میں "عود ہندی" کے اس ایڈیشن پر مختصر تبصرہ شائع ہوا۔ (بحوالہ نکہت جہاں، اردوئے معلیٰ، دہلی فروری ۱۹۶۱ء ص ۴۴)

چند دوسرے ایڈیشن

مطبع نارائنی، دہلی ۲۳ فروری ۱۸۷۸ء

مطبع نولکشور، کان پور ستمبر ۱۸۷۸ء

مدرسۃ العلوم علی گڑھ ۱۹۱۰ء

مطبع مفید عام، آگرہ مئی ۱۹۱۰ء

مطبع نولکشور، کان پور ۱۹۱۳ء

مطبع نولکشور، لکھنؤ ۱۹۲۵ء

مطبع مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ ۱۹۲۷ء

رام نرائن لعل پبلشرز، الہ آباد، ضخامت ۳۱۸ صفحات، ۱۹۲۸ء

مطبع نولکشور لکھنؤ، ضخامت ۲۶۸ صفحات ۱۹۴۱ء

مرتبہ عبدالواسع جعفری، مطبع انوار احمدی، الہ آباد، ضخامت ۲۴۱ صفحات

مطبع گلزار ہند، سٹیم پریس، لاہور

مطبوعہ شیخ مبارک علی مطبع کریمی، لاہور

شیخ الٰہی بخش و محمد جلال الدین تاجران کتب لاہور ضخامت ۴۸۱ صفحات

مرتبہ: سید مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی، مجلس ترقی ادب لاہور، ضخامت ۷۵ + ۵۸۸ صفحات

رقعات کی تعداد: ۱۶۶ غالب کی تقریظیں اور دیباچے: ۵ — ۱۹۶۵ء

ترتیب: فہرست مضامین خطوط: ص ۱ — ۵۰

دیباچہ از مرتب: ص ۵۱ — ۷۵

Marfat.com

خطوط پہلی فصل : ص ۱ — ۱۲۴ دوسری فصل : ص ۱۲۵ - ۴۴۲

خاتم : ص ۴۴۳ - ۴۶۳ - تعلیقات و حواشی : ص ۴۶۷ - ۵۱۳

اشاریہ وغیرہ از مرتب : ص ۵۱۷ - ۵۸۸

مرزا غالب کے خطوں کا پہلا مجموعہ "عود ہندی" کے نام سے ۲۷ - اکتوبر ۱۸۶۸ء کو اُن کی زندگی میں چھپا۔ پروفیسر حمید احمد خاں نے لکھا ہے (ادبی دنیا، لاہور، دسمبر ۱۹۴۹ء) کہ "یہ دن صرف غالب کے سوانح نگار اور نقادہی کے لیے خاص اہمیت نہیں رکھتا بلکہ تاریخ نثر اردو میں ایک بڑے انقلاب کی خبر دیتا ہے۔ جو اسباب انیسویں صدی کے شروع میں اُردو نثر کے ظہور اور اس صدی کے نصف آخر میں اس کی ترقی کا باعث ہوئے، انھوں نے مل جل کر جدید اُردو نثر کی اس پہلی عظیم الشان اور مقبول عام کتاب کی اشاعت میں نمایاں حصہ لیا۔"

(۶) اُردوئے معلّیٰ (حصہ اول)

طبع اوّل : اکمل المطابع، دہلی، باہتمام میر فخر الدین، ضخامت ۴۶۴ صفحات،

رقعات کی تعداد : ۴۰۰، ۶ / مارچ ۱۸۶۹ء

اُردوئے معلّیٰ پر پانچ صفحے کے اپنے دیباچے میں میر مہدی مجروح لکھتے ہیں کہ : "ان خطوں کو دو حصوں میں منقسم کیا۔ پہلے حصے میں صاف صاف عبارت کے خط تحریر کیے تاکہ طلبائے مدرسہ فائدہ اُٹھائیں، دوسرے حصے میں مطالبِ مشکلہ کی تحریر اور تقریظ وغیرہ لکھی تاکہ سخنورانِ معنی یاب اس کے دیکھنے سے مزا پائیں۔"

مطبع اُردو گائڈ کلکتہ ۱۸۸۳ء

اکمل المطابع دہلی، ۱۱ فروری ۱۸۹۱ء

مطبع فاروقی دہلی، ۱۹۰۸ء

مطبع نیشنل پریس، الہ آباد، ناشر: رام نرائن لال بک سیلر، الہ آباد، ۱۹۲۷ء

اردوئے معلّیٰ حصہ اوّل (جلد اول) مرتضیٰ حسین فاضل، مجلس ترقی ادب لاہور،

ضخامت ۴۳۲، ۱۹۶۹ء

اردوئے معلّیٰ حصہ اوّل (جلد دوم) مرتضیٰ حسین فاضل، مجلس ترقی ادب لاہور،

ضخامت ۸۴۸، ۱۹۶۹ء

Marfat.com

اُردوئے معلیٰ (مع حصّہ دوم)

مرتبہ: الطاف حسین حالی

طبع اوّل: مطبع مجتبائی، دہلی، باہتمام: مولوی عبدالاسد، حصہ دوم کی ضخامت: ۵۶

حصہ دوم کے رقعات کی تعداد: ۵۳، ۱۸۹۹ء

اس حصّے میں بالعموم وہ خط شامل ہیں جن میں غالب نے اپنے تلامذہ کو اصلاحیں دی ہیں یا بعض ادبی نکات پر روشنی ڈالی ہے۔ شروع میں سات دیباچے اور تقریظیں وغیرہ درج ہیں۔

اُردوئے معلیٰ حصہ دوم وسوم، مرتضیٰ حسین فاضل، مجلس ترقی ادب، لاہور،

ضخامت: ۱۲۴۵، اپریل ۱۹۷۰ء

اُردوئے معلیٰ (ہر دو حصے) کے بعض دوسرے ایڈیشن

مطبع فاروقی: دہلی ۱۹۱۰ء

مطبع مجیدی: کان پور ۱۹۲۲ء

مرتبہ: محمد حسن، مطبع انوار المطابع، لکھنؤ، ۱۹۲۲ء

رفاہ عام اسٹیم پریس، لاہور، ۱۹۲۷ء

شیخ ظفر محمد تاجر کتب، لاہور، ضخامت ۳۸۰

رقعاتِ غالب، عبدالرحمٰن شوق، امرتسر، ۱۹۱۹ء

مکمل اُردوئے معلیٰ (بترتیب جدید) محمد منیر منیر، کانپور ۱۹۲۲ء

اُردوئے معلیٰ (ہر دو حصّہ) مع ضمیمہ: بشیر محمد سرخوش، مطبع کریمی، شیخ مبارک علی، لاہور،

ضخامت: ۴۲۰، ستمبر ۱۹۲۲ء

یہ ضمیمہ سرخوش نے مرتب کیا۔ اس میں ۲۵ خط (بنام سید سجاد مرزا: ۲ بنام قدر بلگرامی: ۲۲ بنام شیخ لطیف احمد بلگرامی: ۱) شامل ہیں۔ سجاد مرزا خلف ناظر حسین مرزا کے نام دو خط خود ناشر نے حصّہ دوم کے آغاز میں اضافہ کیے ہیں جو انھیں مکتوب الیہ کے خاندان (آغا محمد طاہر) سے دستیاب ہوئے تھے۔

(۷) ادبی خطوطِ غالب، مرزا محمد عسکری، لکھنؤ، ۱۹۲۹ء

(۸) منتخابِ عودِ ہندی، احسن مارہروی، علی گڑھ، ۱۹۲۹ء

Marfat.com

(۹) مکاتیبِ غالب (نوابانِ رام پور کے نام)

مُرتبہ و مُتعارفہ : امتیاز علی خاں عرشی، طبع اول، مطبع قیمہ بمبئی، ضخامت : تقریباً دیباچہ ۱۸۳ صفحات، مکاتیب، ۱۳۵ صفحات، خطوں کی تعداد : ۱۱۵، ۱۹۳۷ء

۱۱۵ خطوں کی تفصیل :

۱۔ نواب یوسف علی خاں (بشمول چار فارسی خطوط) = ۴۱

۲۔ کلب علی خاں = ۶۴

۳۔ صاحبزادہ سید زین العابدین خاں = ۲

۴۔ منشی سیل چند = ۶

۵۔ خلیفہ احمد علی = ۱

۶۔ مولوی محمد حسن خاں = ۱

۱۱۵

غالب کی دربار رام پور سے بارہ سال خط وکتابت رہی۔ جنوری ۱۸۵۷ء سے مارچ ۱۸۶۵ء تک نواب یوسف علی خاں کے ساتھ اور اس کے بعد اپنی موت (۱۸۶۹ء) تک نواب کلب علی خاں کے ساتھ۔ ان میں سے اکثر خطوط ریاست رام پور کے دارالانشا میں محفوظ تھے اور امتیاز علی خاں کے مبارک ہاتھوں پر نشر ہوئے۔ اس مجموعے کے کئی ایڈیشن چھپے۔ خطوں کی تعداد میں اضافے کے ساتھ ساتھ عرشی صاحب مفید حواشی بھی بڑھاتے رہے اور دیباچہ بھی زیادہ مفصل ہوتا گیا۔

طبع دوم : ۱۹۴۳ء طبع سوم : ۱۹۴۵ء

طبع چہارم : ۱۹۴۶ء

طبع پنجم : ۱۹۴۷ء اس میں ۱۳۰ مکتوبات (۱۱۷، نوابانِ رامپور کے نام اور ۱۳ بعض دوسرے رام پور کے اصحاب کے نام) شامل ہیں۔

طبع ششم : ۱۹۴۹ء (مرتب نے یہ ارزاں نسخہ حکومتِ رام پور کی اجازت سے طلبا کے لیے چھپوایا) مکاتیب کا متن : ۲۰۵ صفحات۔ دیباچہ : ۲۵۴ صفحات

(۱۰) نادراتِ غالب (حقیر کے نام غالب کے غیر مطبوعہ خطوط)

ترتیب، مقدمہ، حواشی : آفاق حسین آفاق، طبع اوّل : ادارۂ نادرات، کراچی،

Marfat.com

ضخامت : ۱۶۰ ، سائز : ۲۰ × ۳۰ / ۱۶ ، ۱۹۴۹ء

اس میں منشی نبی بخش حقیر کے نام ۲۷ خط ، ایک اُن کے صاحبزادے منشی عبداللطیف کے نام اور منشی شیونرائن کے نام شامل ہیں ۔ ایک فارسی کا اور بقیہ ۲۷ اُردو کے ہیں ۔

(۱۱) غالب کی نادر تحریریں : (وہ خطوط اور تحریریں جو کسی مجموعے میں شامل نہیں)

ترتیب ، حواشی ، توضیحات : خلیق انجم ، طبع اوّل : مکتبہ شاہراہ دہلی ،

ضخامت : ۱۸۴ ، سائز : ۱۸ × ۲۲ / ۸

خطوط کو تاریخ وار ترتیب دیا گیا ہے اور مآخذ کا حوالہ ہر جگہ درج کیا ہے ۔

(۱۲) مجموعہ نثرِ غالب : خلیل الرحمٰن داؤدی ، طبع اول : مجلس ترقی ادب لاہور ،

ضخامت : ۴۲۱ صفحات ، سائز : ۱۸ × ۲۲ / ۸ ، نومبر ۱۹۶۷ء

اس میں غالب کی ۳۳ تحریریں شامل ہیں ۔ اس کے دو جزو ہیں ۔

جزو اول ، رسائل غالب ص ۱ ۔ ۲۱۷

جزو دوم ، متفرق نثر پارے ص ۲۱۸ ۔ ۴۲۱

پہلے جزو میں غالب کے پانچ رسائل ، نکات و رقعات ، لطائف غیبی ، سوالات عبدالکریم ، نامۂ غالب اور تیغ تیز شامل ہیں ۔ دوسرے حصے میں ۲۸ نثر پارے ہیں ۔ ہر تحریر کے آغاز میں "تمہید" کے عنوان سے داؤدی صاحب نے ضروری باتیں کہہ دی ہیں ۔

(۱۳) نادر خطوطِ غالب ، سید محمد اسماعیل رسا ، ہمدانی گیاوی ، طبع اوّل : کاشانۂ ادب لکھنو ، ضخامت : ۶۲ ۔ سائز : ۲۰ × ۳۰ / ۱۶ ، ۱۹۳۹ء

(۱۴) خطوطِ غالب (جلد اول) مہیش پرشاد ، نظر ثانی : ڈاکٹر عبدالستار صدیقی ۔ ہندوستانی اکیڈمی ، الہ آباد ، ۱۹۴۱ء

(۱۵) روحِ غالب ، محی الدین قادری زور ، حیدر آباد دکن ، ۱۹۳۹ء

(۱۶) خطوطِ غالب ، مولانا غلام رسول مہر ، بار دوم ، کتاب منزل ، لاہور ، ضخامت ۶۵۶

(۱۷) نگارشاتِ غالب ، مکتبہ ادب ، کراچی ، ضخامت : ۱۲۸ ، ابتدا میں غالب کی نثر اُردو کے محاسن پر تعارف مکتوب الیہم اور بعد ازاں نگارشات (خطوط) غالب از ص ۲۷ تا ۱۲۸ ہیں ۔ ۱۹۵۲ء

Marfat.com

(۱۸) انتخابِ خطوطِ غالب، ڈاکٹر عبادت بریلوی، مشرف انصاری، اُردو مرکز، لاہور

ضخامت : ۱۹۲، اپریل ۱۹۵۳ء

(۱۹) ادبی خطوط غالب، مرزا محمد عسکری، طبع سوم، مبارک بک ڈپو۔ کراچی،

ضخامت : ۳۰۴، ۱۹۵۴ء

(۲۰) خطوطِ غالب، مالک رام، سرفراز قومی پریس لکھنؤ، ضخامت ۴۸۴، ۱۹۶۲ء

(۲۱) نکاتِ رقعاتِ غالب، اکبر علی خاں، اکیڈمی آف آرٹس کلچر اینڈ لینگویجز، سری نگر

ضخامت : ۵۸، اکتوبر ۱۹۶۲ء

(۲۲) خطوطِ غالب جلد اوّل، ترتیب نو: مالک رام، تعارف: آل احمد سرور، انجمن ترقی اردو ہند، علی گڑھ، ضخامت ۴۸۴ سائز ۱۸ × ۲۲ / ۸، ۶۳-۱۹۶۲ء (طبع دوم)

(۲۳) غالب کے خطوط، سید توسل حسین، انوار بک ڈپو، لکھنو، ضخامت: ۳۱۸

(۲۴) مکاتیب الغالب، احسن مارہروی، علی گڑھ بک کمپنی، علی گڑھ، ضخامت ۲۳۸، ۱۹۳۱ء

(۲۵) خطوطِ غالب اردوئے معلیٰ، مرزا ادیب، لاہور اکیڈمی، لاہور،

ضخامت : ۴۰۰ جنوری ۱۹۶۴ء

(۲۶) جانِ غالب : محمد حسین شمس علوی، لکھنؤ، ۱۹۶۸ء

(۲۷) خطوطِ غالب، غلام رسول مہر، بار چہارم، شیخ غلام علی اینڈ سنز۔ لاہور،

ضخامت : ۵۸۴، ۱۹۶۸ء

(۲۸) تلاشِ غالب، نثار احمد فاروقی، ناظم کتابیات لاہور، المکتبۃ العلمیۃ پریس ۵ ایبک روڈ لاہور ضخامت : ۲۶۶، ۱۹۶۹ء ــــ اس میں مرزا غالب کے تیرہ غیر مطبوعہ خطوط، نو دریافت کلام اور چند دوسرے مضامین جیسے دیوان غالب: نسخۂ امروہہ (خود غالب کے قلم سے لکھا ہوا نادر مخطوطہ) شامل ہیں۔

(۲۹) خطوط غالب، (جلد اوّل) باہتمام غلام رسول مہر، مجلس یادگار غالب، پنجاب یونیورسٹی لاہور،

ضخامت ۵۱۸، ۱۹۶۹ء

خطوط غالب، (جلد دوم) باہتمام غلام رسول مہر، مجلس یادگار غالب، پنجاب یونیورسٹی لاہور،

Marfat.com

بار اوّل) ضخامت ۱۰۱۱، ۱۹۶۹ء

خطوطِ غالب (جلد دوم) ابتدائی ترتیب : مہیش پرشاد، ترتیبِ جدید : مالک رام انجمن ترقی اردو ہند علی گڑھ ۱۹۶۹ء

(۳۰) بخطِ غالب : مرتبہ اکبر علی خاں، رام پور رضا لائبریری، رام پور، ۱۹۶۹ء

عکسِ غالب (غالب کے بہترین اُردو خطوط) آل احمد سرور، علی گڑھ، ۱۹۷۰ء "علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی غالب کمیٹی نے غالب کے خطوں کا ایک ایسا انتخاب شائع کرنے کا فیصلہ کیا تھا جس سے نہ صرف غالب کی شخصیت، ان کے ماحول، مزاج اور مشاغل کا اندازہ ہو جائے بلکہ اس کے ذریعے سے طلبا اور عام اُردو قاری غالب کی روح تک پہنچ سکیں اور اُردو نثر میں عموماً اور مکتوب نگاری کی تاریخ میں خصوصاً ان خطوط کی اہمیت کا احساس کر سکیں"

پروفیسر آل احمد سرور کا پیش لفظ (ص ۷ - ۱۶) مطالعۂ غالب کے سلسلے میں ایک نئی بصیرت کا درجہ رکھتا ہے۔

(۳۱) انتخابِ خطوطِ غالب : ڈاکٹر عبادت بریلوی، مشرف انصاری، کراچی ۱۹۷۵ء

فارسی شاعری (مطبوعہ)

(۱) **دیوانِ فارسی**

تصحیح و ترتیب : نواب ضیاء الدین احمد خاں نیر رخشاں

طبع اوّل : مطبع دار السلام، حوض قاضی، (یہ پریس مطبع صادق الاخبار بھی کہلاتا تھا) دہلی۔

ضخامت : بڑے سائز کی پندرہ سطری مسطر پر ۵۰۹ صفحات۔ تعداد اشعار : ۶۶۷۲، ۱۸۴۵ء

اس کے شروع اور آخیر میں خود غالب کا تحریر کردہ دیباچہ اور تقریظ ہے جو اس وقت بھی دیوان میں ملتی ہے۔ اور "پنج آہنگ" کے آہنگ چہارم میں بھی شامل ہے۔

(۲) **کلیاتِ غالب**

مرتبہ : نواب ضیاالدین احمد خان نیر رخشاں

طبع اوّل : مطبع نولکشور، لکھنؤ، ضخامت : ۲۱ سطری مسطر پر متوسط سائز کے ۵۶۲ صفحات

Marfat.com

تعداد اشعار : ۲۴۴۱۰ ، مئی جون ۱۸۶۳ء مرزا غالب کی زندگی میں ان کے فارسی کلام کے یہی دو ایڈیشن منظرِ عام پہ آئے۔

طبع دوم : مطبع منشی نولکشور، لکھنؤ ، ۱۸۷۲ء

طبع سوم : مطبع منشی نولکشور، لکھنؤ ، ۱۸۹۳ء

شیخ مبارک علی اینڈ سنز، لاہور ، ضخامت : ۶۶۷، سائز ۲۰ × ۲۶ / ۸ ،

احوال : غلام رسول مہر، ص ۱ – ۱۴ ، غالب کے فارسی کلام پر ریویو : حالی ص ۱۵ – ۱۰۴ غالب کا اپنا دیباچہ اور مجروح کی تقریظ بھی شاملِ اشاعت ہے۔

(۳) کلیات غالب (تین جلدیں)

مرتبہ : سید مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی

جلد اول : مجلس ترقی ادب لاہور، ضخامت : ۵۱۲ ، سائز ۱۸ × ۲۲ / ۸

پیش گفت : سید مرتضیٰ حسین فاضل ص ۱ – ۳۲ ، مقدمہ، غالب کی شخصیت اور فن : سید عابد علی عابد، ص ۱ – ۱۴۰ ، مشمولات : قطعات ، مثنویات ، فواتح ، نوحہ ، مخمس ، ترکیب بند، ترجیع بند وغیرہ، جون ۱۹۶۷ء

جلد دوم : مجلس ترقی ادب لاہور، ضخامت : ۴۰۱ سائز ۱۸ × ۲۲ / ۸ جون ۱۹۶۷ء

مشمولات : قصائد ، تعداد : ۱۷

(۱) عکس ص اول ، چاپ اول لکھنؤ ۱۸۶۳ء بمقابل ص ۱۴۰

(۲) عکس شبیہہ چاپ اول لکھنؤ ۱۸۶۳ء مابعد فہرست (الف تا ط)

جلد سوم : مجلس ترقی ادب لاہور ضخامت : ۴۲۳ ، سائز ۱۸ × ۲۲ / ۸ ستمبر ۱۹۶۷ء

مشمولات : غزلیات ردیف الف تا ی تعداد ، ۳۳۱ ص ۱ – ۳۷۴ ، رباعیات : تعداد ، ۱۳۲ ص ۳۷۵ – ۴۱۰ ، معمیات : ص ۴۱۱ ، ابیات : ص ۴۱۱ – ۴۱۲ ، تقریظ از اسد اللہ خاں غالب ، ص ۴۱۴ – ۴۱۷ ، تاریخ اختتام انطباع دیوان از میر مہدی مجروح ص ۴۱۸ – ۴۲۳

(۱) عکس آخرین صفحہ دیوان اول ، چاپ دہلی بمقابل ص ۴۱۷

(۲) عکس نسخہ خطی دیوان فارسی ، غالب غزل

؎ جز دفع غم زیادہ نو رست کام ما . بمقابل صفحہ ۱۵۱ ۔

Marfat.com

(۴) کلیاتِ غالب (تین حصے)

مجلسِ یادگارِ غالب، پنجاب یونیورسٹی، لاہور ۱۹۶۹ء

پہلا حصہ : مرتبہ : غلام رسول مہر، قصائد، مثنویات

دوسرا حصہ : مرتبہ : غلام رسول مہر، قطعات، رباعیات و متفرقات

تیسرا حصہ : مرتبہ : سید وزیر الحسن عابدی، غزلیاتِ فارسی

کلیات غالب فارسی (غزلیات) تحقیقی ایڈیشن، مرتبہ : سید وزیر الحسن عابدی، ضخامت : ۱۲ص

سائز ۲۰ x ۲۶ / ۸، مکتبہ میری لائبریری، لاہور، ۱۹۶۹ء

متعدد قیمتی اشاریوں اور تحقیقی گوشواروں کے ساتھ غالب کی فارسی غزلیات کی تاریخی تدوین : "یہ ایک کتاب گویا کئی کتابوں پر مشتمل ہے۔ قارئین مرتب کی دیدہ ریزی اور ژرف نگاہی کی داد دیے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔"

(۵) مثنوی ابرِ گہر بار

طبع اول (بصورتِ کتاب) در مطبع اکمل المطابع دہلی، ضخامت : ۲۴ (ہر صفحے کے متن کا مسطر ۱۷ سطری ہے۔ دو کالمی حاشیے کو بھی کام میں لایا گیا ہے، یہ بھی ۱۷ سطری، گویا ہر صفحے پر ۳۴ سطریں ہیں)

سائز : ۹½" x ۶"، تعداد اشعار : ۱۰۹۸، ۱۲۸۰ھ / ۱۸۶۴ء

یہ مثنوی کلیات میں بھی شامل ہے۔ یہ غالب کے دیباچے، مثنوی، چھوٹے چھوٹے دو قصائد لارڈ الگن اور جان لارنس کی شان میں، دو مدحیہ قطعات، چار بیت کا ایک قطعہ (جو اجمیر میں میر سعادت علی کی مسجد و چاہ کی تعمیر سے متعلق ہے) اور دس رباعیات، پر مبنی ہے۔ غالب کی یہ منظومات ان کے کلیات فارسی میں درج ہونے سے رہ گئی تھیں یا کلیات کے شائع ہونے کے بعد لکھی گئیں مگر بعد میں "سبد چین" میں شامل کر لیا گیا۔

آخر میں صفحہ ۴۰ پر ۱۳ سطری غالب کی ایک مختصر سی تقریظ ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ فارسی کلیات کی اشاعت کے بعد حکیم غلام رضا خاں نے مثنوی ابر گوہر بار کو جدا چھاپنے کا بندوبست کیا۔ تقریظ کے بعد صفحہ ۴۰ ہی پر ثاقب، سالک، رضوان اور مرزا یوسف علی خان عزیز کے قطعاتِ تاریخ فارسی میں اور دو شعر کا ایک قطعہ مرزا باقر علی خان کامل کا اردو میں ہے۔

Marfat.com

صفحہ ۴۱ پر دو کالم کا غلط نامہ بعنوان "صحیح نامہ مثنوی ابر گہر بار" دیا ہے اور اس کے تحت ۸۰ غلطیوں کی تصحیح کی گئی ہے۔ آخر کا صفحہ ۴۲ سادہ ہے۔

مثنوی ابر گہر بار : مرتبہ : شیخ اصغر علی، اورئینٹل کالج میگزین، لاہور، فروری، مئی ۱۹۵۸ء

مثنوی ابر گہر بار : ترتیب و مقدمہ : مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی، ابتدائیہ : تحسین سروری،

دو سہ ماہی اُردو، جلد ۴۲، کراچی : جنوری (ص ۱۲۷ - ۱۶۰) اپریل (ص ۹۹ - ۱۱۰)

جولائی (ص ۱۰۹ - ۱۱۸)، اکتوبر (ص ۱۱۵، ۱۳۷) ۱۹۶۶ء

۶) سبد چین

طبع اول : مطبع محمدی (ملک محمد مرزا خاں) دہلی، ضخامت : ۲۱ سطری مسطر پر ۴۰ صفحات علاوہ ازیں

آخر میں دو صفحوں پر صحیح نامہ ــــ تعداد اشعار : ۷۳۰، ربیع الثانی ۱۲۸۴ھ، اگست ۱۸۶۷ء

کچھ ایسا کلام رہ گیا تھا جو کلیاتِ فارسی میں شامل نہ ہو سکا یا ۱۸۶۳ء کے بعد موزوں ہوا :

"آں را سبد چین نامہ نہادہ اند" (غالب)

طبع دوم : اضافات، تصحیح و ترتیب : مالک رام

مکتبہ جامعہ، دہلی، ضخامت : ۸۰، سائز ۲۰×۳۰ / ۱۶، تعداد اشعار ۸۰۷، ۱۹۳۸ء

"سبد چین" ۱۸۶۷ء کے بعد علیحدہ نہ چھپا۔ اور نہ ہی اسے کلیات کے کسی ایڈیشن میں شائع کیا گیا اس لیے نایاب ہو چکا تھا۔ اس کا ایک نسخہ نواب صدر یار جنگ، مولانا محمد حبیب الرحمٰن شروانی کے کتب خانے سے میسّر آیا۔ مالک رام نے اسے نئی ترتیب اور غالب کے کچھ منتشر کلام کے اضافے کے ساتھ شائع کیا۔

سبد چین : سید وزیر الحسن عابدی، مجلس یادگار غالب، پنجاب یونیورسٹی لاہور، ۱۹۶۹ء یہ حالیہ جامع اشاعت ہے۔

۷) مثنوی دعاء صباح

طبع اول : مطبع نولکشور، لکھنؤ، ضخامت : ۲۶، تعداد اشعار ۱۲۲+۷، قبل ۱۸۶۸ء

یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منسوب دعا کا منظوم فارسی ترجمہ ہے۔ مطبوعہ نسخے کے سرورق سے پتہ چلتا ہے کہ غالب نے یہ ترجمہ اپنے بھانجے مرزا عباس بیگ کی فرمائش پر کیا تھا۔ یہ مختصر سا رسالہ

Marfat.com

ہے۔اُوپر جلی قلم سے عربی عبارت اور اس کے نیچے غالب کا منظوم ترجمہ ہے۔ دعاء صباح کے ۱۲۲ شعر پہلے ۲۴ صفحوں پر آگئے ہیں صفحہ ۲۵، ۲۶ پر سات شعر ایک اور دُعا کے ہیں جو حضرت امام زین العابدین سے منسوب ہے اور جس سے متعلق روایت ہے کہ اسے دعاء صباح کے بعد سجدے میں پڑھنا چاہیئے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو :

۱۔ امتیاز علی خاں عرشی، نگار، لکھنؤ مئی ۱۹۴۱ء

۲۔ فضل اللہ فاروقی، نوائے ادب ،بمبئی اپریل ۱۹۵۰ء

۳۔ مالک رام : ۱۔ ذکرِ غالب، طبع سوم ص ۱۶۰ - ۱۶۱

۲۔ نگار، لکھنؤ، جولائی ۱۹۶۰ء

امتیاز علی خاں عرشی نے قلمی نسخے کے بموجب اس کا متن مرتب کیا۔ نوائے ادب، بمبئی میں پہلے کم یاب ایڈیشن کے سرورق کی تصویر بھی چھپی۔ فاضل لکھنوی نے بعض دوسری حالیہ اشاعتوں کی نشان دہی کی ہے۔

اودھ اخبار پریس، لکھنؤ

مجمع العلوم، لکھنؤ (بہت خوب صورت جلی قلم سے مع ترجمہ منثور)

صفدر پریس، لکھنؤ (صفحات : ۴، سائز : ۱۸ × ۲۲ / ۸

دوسرے ایڈیشن کے مطابق مع ترجمہ اُردو بنام "نور کا ٹکڑا") نظامی جنتری ۱۹۵۰ء

(بحوالہ، اورینٹل کالج میگزین، لاہور۔ فروری ۱۹۵۲ء

(۸) دعائے صباح، مقدمہ : کالیداس گپتا رضا، بمبئی، ۱۹۷۷ء

(۹) قطعۂ غالب :

طبع اول : مطبع اکمل المطابع، دہلی، تعداد اشعار : ۳۱، ۱۲۸۲ھ - ۱۸۶۶ء

"قاطع برہان" (غالب) کے رد میں مولوی احمد علی احمد نے ایک کتاب "مؤید برہان" لکھی۔ غالب نے اُن کی کتاب دیکھنے سے پہلے ایک قطعہ فارسی زبان میں لکھ کر انھیں بھیجا جس کا پہلا شعر یہ ہے۔ مولوی احمد علی احمد تخلص نسخۂ
درخصوص گفتگوی پارس انشا کردہ است

Marfat.com

یہ قطعہ "سبد چین" میں شامل ہے (ص ۴۹ - ۵۱) پہلے یہ الگ بھی چھپا تھا (ذکرِ غالب، مالک رام طبع سوم ص ۱۷۹)

مولانا غلام رسول مہر نے اسے اپنی تالیف "غالب" (طبع چہارم، ص ۵۴۴ - ۷۴۴) میں نقل کیا ہے۔

۳۱) اشعار کا یہ فارسی قطعہ غالب کی "آخریں یادگارِ ادبی" "باغ دو در" مرتبہ وزیر الحسن عابدی۔ (طبع دوم، قطعہ : ۲۶، ص ۱۹ - ۲۲) میں بھی شامل ہے۔

(۱۰) **انتخابِ غالب : ڈاکٹر ذاکر حسین، دہلی، ۱۹۷۰ء**

اس میں غالب کی فارسی مثنویات اور غزلیات کے دو سو کے لگ بھگ شعر ہیں۔ یہ بڑا ہی کڑا اور سخت انتخاب ہے۔ خواجہ احمد فاروقی کے الفاظ میں "ناتمام ہونے کے باوجود دلچسپی سے خالی نہیں۔ یہ شاعر کے درونِ جان اور فکرِ جمیل ہی کا محرم نہیں، ذاکر صاحب کے جوہرِ ذات اور شخصیت کا بھی رازدار ہے جس میں شعروں کے انتخاب سے خود ان کے خلوت کدہ ذات کا حجاب اُٹھ گیا ہے۔"

فارسی نثر (مطبوعہ)

(۱) **پنج آہنگ**

طبع اوّل : مطبع سلطانی، قلعہ دہلی، باہتمام حکیم غلام نجف خاں بہادر،

ضخامت : ۱۳ سطری مسطر کے متوسط سائز پر ۴۹۳ صفحات (کتاب ص ۴۹۲ پر ختم ہوگئی ہے۔ اضافی صفحہ ۴۹۳ پر صرف ترقیمہ ہے) ۱۲۔ رمضان المبارک ۱۲۶۵ - ۴ راگست ۱۸۴۹ء

طبع دوم : مطبع دار السلام، دہلی، مالک مطبع منشی نور الدین احمد لکھنوی،

ضخامت : ۴۹۳ صفحات (ص ۴۔۳ تک فی صفحہ ۱۴ سطریں، بعدازاں ص ۳۰۵ سے لے کر آخر تک ۱۵ سطریں) اپریل ۱۸۵۳ء

اس کتاب کی ابتدا ۱۲۴۱ھ / ۱۸۲۵ء میں ہوئی تھی۔ مرزا غالب کی زندگی میں متذکرہ بالا دو ایڈیشن ہی شائع ہوئے تھے۔

قاضی عبدالودود نے لکھا ہے (علی گڑھ میگزین، غالب نمبر "آثار غالب" ص ۷۵، ۴) "پنج آہنگ

Marfat.com

کی اشاعت اول کے نسخے نہایت کمیاب ہیں۔ اس کا منظوم اشتہار، اسعد الاخبار، آگرہ ۱۲ مارچ ۱۸۴۹ء میں چھپا تھا..... غلام نجف خاں جن کے نام سے یہ اشتہار ہے، غالب کے شاگرد تھے (خطوط ۴، ۲۶۴، ۲۳۲) لیکن یہ تلمذ ظاہراً فارسی پڑھنے تک محدود تھا۔ شاعر کی حیثیت سے ان کا ذکر کہیں نظر نہیں آیا اشتہار غالب کی طرز میں ہے اور قریب بہ یقین ہے کہ انھیں کا لکھا ہوا ہے۔ غالب کے لیے خود ستائی کوئی نئی بات نہیں اور اشتہار کی تو ذمہ داری بھی اُن کے سر نہیں۔"

دیوانِ غالب، نسخۂ عرشی ۱۹۵۸ء صفحہ ۲۶۷ و بہ بعد میں بھی ۳۲، اشعار کی یہ مثنوی (اشتہار) شامل ہے۔ اس منظوم اشتہار کے ۱۷ شعر امداد صابری نے اپنے ایک مضمون "اُردو اخبارات کے ابتدائی عہد کے حالات اور مسائل" میں نقل کیے ہیں۔ (قومی زبان کراچی ستمبر ۱۹۶۵ء ص ۴)

پنج آہنگ میں سے صرف آہنگ پنجم (خطوط) کچھ مدت کے لیے سلطنتِ آصفیہ دکن کے امتحاناتِ علوم شرقیہ کے نصاب میں شامل رہا۔ اس لیے طلبا کی سہولت کے لیے صرف یہ حصہ مطبع انوار الاسلام حیدر آباد دکن سے ۱۳۲۸ھ (۱۹۱۰ء) میں علیحدہ چھپا تھا۔

آہنگ پنجم کی بڑی اہمیت ہے کیونکہ اس میں مرزا کے وہ فارسی خطوط ہیں جو انھوں نے غدر سے پہلے اپنے احباب کو لکھے تھے۔ اس سے اُن کی زندگی کے اُس زمانے کے حالات کا پتہ چلتا ہے جس کے لیے ہمارے پاس اور کوئی ماخذ نہیں۔

پنج آہنگ کے ۷۲ خطوط "رقعات بینی پرشاد" کے حاشیے پر بھی شائع ہوئے ہیں۔ اس کے سرورق کی عبارت یہ ہے۔

" رقعات بے نظیر۔ مرزا نوشہ متخلص بہ غالب در حاشیہ بدار السلطنت گوکل چند متصل حمام سیتھی داس بہ محلہ چوڑیگرن (کذا) طبع شد ۱۸۵۲ء "

(فاضل لکھنوی، اورینٹل کالج میگزین، لاہور فروری ۱۹۵۲ء ص ۵۲)

انشائے آنندرام مخلص کے نسخے کے حاشیوں پر پنج آہنگ کا آہنگِ پنجم شائع ہوا ہے۔ یہ کتاب مطبع شمس المطابع دہلی سے ۱۸۵۲ء میں چھپی۔

آخری عمر میں غالب نے آہنگ دوم کا آزاد اردو ترجمہ کیا۔ یہ رسالہ نامزد بہ "نکات غالب" فروری ۱۸۶۷ء میں مطبع سراجی سے غالب کے پندرہ فارسی رقعات کے ضمیمے کے ساتھ الگ سے شائع ہوا۔

Marfat.com

حالیہ جامع اشاعت :

مرتبہ : سید وزیرالحسن عابدی، مجلس یادگارِ غالب، پنجاب یونیورسٹی، ۱۹۶۹ء

اس کے پانچ حصے ہیں۔

آہنگ اول : القاب و آداب اور اُن سے متعلقہ مراتب

آہنگ دوم : مصادر و مصطلحات و لغات فارسی

آہنگ سوم : اشعار مکتوبی منتخب از دیوان فارسی

آہنگ چہارم : کتابوں کے خطبے تقریظیں اور متفرق عبارتیں۔

آہنگ پنجم : مکاتیب

(۲) مہر نیم روز

طبع اول: فخر المطابع، دہلی، د بحکم: مرزا فتح الملک غلام فخرالدین عرف مرزا فخرو ولی عہد بہادر، باہتمام بندۂ درگاہ حافظ عبداللہ، ضخامت: ۱۱۶ صفحات ہر صفحے میں ۲۱ سطریں اور ہر سطر میں قریباً ۱۲ لفظ کتاب ص ۱۱۳ پر ختم ہوگئی ہے۔ ص ۱۱۴ پر دو کالمی صحیح نامہ اغلاط کتاب اور ص ۱۱۵، ۱۱۶ پر نیّرِ رخشاں کی منظوم تقریظ اور تاریخ۔ ۲ ربیع الاول ۱۲۷۱ھ / ۲۴ دسمبر ۱۸۵۴ء

مرزا غالب نے آخری بادشاہ دہلی بہادر شاہ ظفر کے حکم سے ۴ جولائی ۱۸۵۰ء سے خاندانِ تیمور کی تاریخ لکھنی شروع کی۔ اس کتاب کا نام انھوں نے "پرتوستان" رکھا اور اس کو دو حصوں میں منقسم کر دیا۔ پہلا حصہ جس میں روزِ آفرینش سے ہمایوں بادشاہ تک کے حالات لکھے تھے۔ "مہرِ نیم روز" کے نام سے ۵۵-۱۸۵۴ء میں چھپا۔ دوسرے حصہ میں اکبر بادشاہ سے لے کر بہادر شاہ ظفر کی تاریخ مرتب ہونی تھی لیکن نہ حکیم احسن اللہ خاں نے اُردو نسخہ بھیجا اور نہ مرزا اُسے فارسی میں منتقل کر سکے۔ حتیٰ کہ وہ بساط ہی اُٹھ گئی۔ اس حصے کا نام غالب نے "ماہ نیم ماہ" تجویز کیا تھا۔

یہ کتاب غالب کی زندگی میں الگ سے ایک ہی بار شائع ہوئی۔

مہرِ نیم روز، مطبع نولکشور، لکھنؤ، ضخامت: ۱۶۳، سائز ۱۸ × ۲۲ / ۸ جون ۱۹۱۵ء

مہر نیم روز : تصحیح و تحشیہ: شاداں بلگرامی، شیخ مبارک علی، تاجر کتب لاہور

ضخامت: ۱۳۲، ۱۹۲۵ء

Marfat.com

مہر نیم روز : مرتبہ : ڈاکٹر عبدالشکور احسن مجلس یادگار غالب، پنجاب یونیورسٹی لاہور، ۱۹۶۹ء

(۳) دستنبو

طبع اول : مطبع مفید الخلائق آگرہ ،نگران اشاعت : منشی ہرگوپال تفتہ، منشی نبی بخش حقیر، حاتم علی بیگ مہر، منشی شیو نرائن آرام، ضخامت ۱۳ سطری مسطر کے ۸۰ صفحات ،اوائل نومبر ۱۸۵۸ء

مرزا غالب نے فارسی قدیم کی زبان میں ۱۱ مئی ۱۸۵۷ء سے ۳۱ جولائی ۱۸۵۸ء تک کے عام حالات ، روداد شہر اور اپنی سرگزشت کا حال نثر میں لکھا۔ اس التزام کے ساتھ کہ عربی کا کوئی لفظ عبارت میں نہ آنے پائے۔ شروع میں الگ سے وہ قصیدہ موجود ہے جو ملکہ وکٹوریہ کی مدح میں لکھا گیا۔ اس کی زبان " فارسی متعارفہ مروجہ " تھی۔ یعنی اس میں عربی کے الفاظ بھی موجود تھے۔ اسی لئے اسے اصل کتاب سے جدا رکھا گیا۔ پوری کتاب محشیٰ ہے یعنی اس کے حاشیے پر مشکل اور نادر الفاظ کے معانی خود غالب کے لکھے ہوئے درج ہیں۔

طبع دوم : مطبع لٹریری سوسائٹی روہیل کھنڈ، واقع بریلی، نگران اشاعت : قاضی عبدالجمیل جنوں ضخامت : پندرہ سطری مسطر کے ۶۰ صفحات ، ۱۸۶۵ء

اس ایڈیشن میں دو ایک جگہ لفظی تغیر ملتا ہے۔ ترتیب بھی بدل دی ہے یعنی اب کے پہلے اصل کتاب ہے جو صفحہ ۵۶ پر ختم ہوئی ہے۔ اسی صفحے سے اُس قصیدے کا آغاز ہے جو طبع اول میں شروع میں رکھا گیا تھا۔ یہ قصیدہ صفحہ ۶۰ پر ختم ہوا ہے اور بعد ازاں وہ قطعہ شامل کیا گیا ہے جو " فتح دہلی " کی خوشی میں چراغاں کے موقع پر انھوں نے اکتوبر ۱۸۵۸ء میں لکھا تھا۔

" دستنبو " کے صرف یہی دو مستقل ایڈیشن غالب کی زندگی میں چھپے۔

طبع سوم (بمطابق طبع دوم) مطبع روہیل کھنڈ ، واقع بریلی ، ۱۸۷۱ء

دستنبو : مرتبہ : ڈاکٹر عبدالشکور احسن مجلس یادگار غالب، پنجاب یونیورسٹی لاہور، ۱۹۶۹ء

(۴) نکات غالب (اُردو) و رقعات غالب

طبع اوّل : مطبع سراجی ،ضخامت : نکاتِ غالب ، ۲۰ ، رقعاتِ غالب ، ۱۷ (رقعات ص ۱۶ پر پورے ہو گئے ہیں ص ۱۷ پر ہر دو حصوں کا صحت نامہ ہے، رقعات کی تعداد ۱۵) سائز : ۱۸ × ۲۲/۸ ، فروری ۱۸۶۷ء

Marfat.com

غالب نے ”نکات غالب“ کے اوراق پنجاب کے گورنر لیفٹیننٹ سر ڈانلڈ مکلوڈ کو نذر کرنے کے لیے تیار کیے تھے۔ خود غالب کی زبان سے سنیئے۔

” اس زمانے ۱۸۶۷ء سے تیس برس پہلے میں نے اپنی نثریں جمع کیں اور اس کا ”پنج آہنگ“ نام رکھا۔ ’آہنگ‘ لغت فارسی ہے اور اس کے دو معنی ہیں، قصد و آواز۔ چونکہ وہ مجموعہ پانچ باب کا ہے یعنی باب کو آہنگ قرار دیا ہے، یہ لغت دونوں معنوں کی رُو سے بجائے باب، سزاوار و زیبا ہے۔ چالیس برس کی عمر میں وہ رسالہ لکھا ہے اور اب اکیس برس کے بعد یہ ارادہ کیا ہے کہ پنج آہنگ کی چوتھی آہنگ (غالباً سہو ہوا ہے دوسری آہنگ آنا چاہیئے تھا) جس میں فارسی کی صرف کا بیان ہے۔ اس کا اردو میں ترجمہ کیا جائے۔

فقیر حقیر کو اس تحریر سے اُن صاحبان انگریز کی خدمت گزاری مراد ہے جو ولایت سے تشریف لائیں اور فارسی اور اُردو کو اچھی طرح نہ جانتے ہوں۔ پس اب ضرور آ پڑا ہے کہ لغات مشکل کم تر درج کروں، بلکہ الفاظِ زبان زدِ عوام سے کام لوں ...... اپنی عبارت فارسی کا لفظ بہ لفظ ترجمہ نہ کروں گا، مطالب مندرجہ فارسی، مطابق روزمرہ اُردو درج کروں گا۔“

طبع دوم: تعارف، ترتیب، حواشی: اکبر علی خاں، جموں اینڈ کشمیر اکیڈمی آف آرٹس کلچر اینڈ لنگویجز، سری نگر، ضخامت: ۵۸، سائز: ۲۰ × ۳۰ / ۸، ۱۹۶۲ء

طبع سوم در: مجموعہ نثر غالب اُردو“ مرتبہ: خلیل الرحمٰن داؤدی، مجلس ترقی ادب، لاہور۔ نومبر ۱۹۶۷ء

(۵) کلیات نثر غالب (مشتمل بر: پنج آہنگ، مہر نیمروز و دستنبو)

طبع اول: مطبع نولکشور لکھنؤ، ضخامت: ۲۹ سطری مسطر پر بڑے سائز کے ۲۱۲ صفحات، جنوری ۱۸۶۸ء

مشمولات کی ترتیب: ”فہرست کلیات غالب“ ۲ صفحے۔

(۱) پنج آہنگ، ص ۱ ــــ ۱۲۲ (۲) مہر نیمروز، ص ۱۲۳ - ۱۸۸

(۳) دستنبو ص ۱۸۹ - ۲۰۸

پنج آہنگ طبع دوم میں آہنگ چہارم ” دیباچہ تذکرہ طلسم راز“ پر تمام ہوا تھا۔ کلیات میں اس کے

Marfat.com

بعد تین مزید نثری تحریریں ملتی ہیں۔ اسی طرح آہنگ پنجم کے اخیر میں ۱۲ خطوط بھی زیادہ ہیں۔ اس حصے کے آخر میں خود غالب نے خاتمے کا اضافہ کیا ہے۔

مہر نیمروز اور دستنبو کا متن بعینہٖ ہے۔ البتہ دونوں کے آخر میں مشکل الفاظ کے فرہنگ مرتب کروا کے اضافہ کیے گئے ہیں۔

طبع دوم : مطبع منشی نولکشور، لکھنؤ ۱۸۷۱ء

طبع سوم : مطبع منشی نولکشور، کان پور ۱۸۷۵ء

طبع چہارم : مطبع منشی نولکشور، لکھنؤ ۱۸۸۴ء

(۶) قاطع برہان

طبع اول : مطبع نولکشور، لکھنؤ، ضخامت : ۹۸، ۱۸۶۲ء

انقلاب ۱۸۵۷ء کے پُر آشوب زمانے میں غالب زیادہ تر خانہ نشین رہے۔ اسی دوران انھوں نے مولوی محمد حسین برہان تبریزی کی تالیف، لغات فارسی کی مشہور کتاب "برہان قاطع" پر حاشیئے لکھے۔ قاطع برہان انہی تعلیقات پر مبنی ہے۔

(۷) درفش کاویانی

طبع اول : اکمل المطابع، دہلی، ضخامت ۱۵۴، دسمبر ۱۸۶۵ء

مرزا غالب نے قاطع برہان میں معمولی ردّ و بدل اور کچھ مزید فوائد کا اضافہ کر کے میر غلام بابا خاں، رئیس صورت کی مدد (ایک گھڑی اور سو روپے نقد) سے خود دوبارہ "درفش کاویانی" کے نام سے شائع کیا۔

درفش کاویانی : مرتبہ ڈاکٹر محمد باقر، مجلس یادگار غالب، پنجاب یونیورسٹی لاہور، ضخامت : ۲۹۴، ۱۹۶۵ء

Marfat.com

انتخاب ۔اُردو نظم ونثر (مطبوعہ)

(۱) انتخابِ غالب

طبع اول (جزواً) ، مرتبہ ضیاالدین احمد خاں ، در" انشائے اُردو " حصہ دوم

مطبع ،فیض احمدی ۱۸۶۶ء

طبع اول (مکمل) : مرتبہ محمد عبدالرزاق (؟) ماہنامہ تحفہ حیدرآباد دکن اکتوبر، نومبر، دسمبر ۱۹۲۶ء

(ب) چشتیہ پریس ،حیدرآباد دکن ، ۱۹۲۶ء / ۱۳۴۵ھ

طبع دوم : دین محمد پریس، لاہور ۱۹۴۳ء

اس مجموعے کی بڑی اہمیت یہ ہے کہ اسے خود غالب نے مرتب کیا اور یہ عود ہندی اور اردوئے معلیٰ دونوں سے پہلے ۱۸۶۶ء میں شائع ہوگیا تھا ۔ دراصل ڈاکٹر مولوی ضیاالدین خاں (پروفیسر عربی ، دلی کالج) انگریز افسروں اور فوجیوں کو اُردو پڑھانے کے لیے ایک انشا مرتب کرنا چاہتے تھے ۔انھوں نے میرزا سے مدد کے لیے کہا تو میرزا نے یہ خطوط وغیرہ جمع کر دیے ۔

۴۰ صفحوں کی یہ مختصر کتاب دو حصوں پر مبنی ہے ۔ پہلے حصے میں دو دیباچے اور بارہ خط ، دو تقریظیں اور ایک لطیفہ ہے ۔ دوسرے حصے میں دیوان اُردو میں سے ۳۱ شعر منتخب کر کے درج کیے ہیں ۔شروع اور آخر میں غالب ہی کی لکھی ہوئی دو مختصر نثریں (یہ ڈاکٹر عبدالستار صدیقی کے حوالے سے ڈاکٹر مختارالدین احمد آرزو کے توضیحی کلمات کے ساتھ علی گڑھ میگزین غالب نمبر ۱۹۴۹ء ص ۹۸ — ۱۰۰ میں شائع ہو چکی ہیں) ہیں ۔

دونوں دیباچے اردوئے معلیٰ میں موجود ہیں ۔پہلا مرزا رجب علی بیگ سرور کی کتاب "گلزار سرور" کا ہے اور دوسرا خواجہ بدرالدین خاں (خواجہ امان) کی " حدائق الانظار " کا ـــ سب خط میر مہدی مجروح کے نام ہیں ۔ان میں صرف ایک خط نیا ہے جو اب "خطوط غالب" (مالک رام، علی گڑھ ۱۹۶۲ء) میں شامل ہو چکا ہے ۔ایک نقل سے غدر کے زمانے میں غالب کے حالات سے متعلق کچھ نئی معلومات حاصل ہوتی ہیں ۔

Marfat.com

انتخاب فارسی نظم و نثر (مطبوعہ)

(۱) میخانۂ آرزو سرانجام (کلیات نظم و نثر فارسی)

زمانۂ ترتیب : ستمبر، اکتوبر، نومبر ۱۸۳۵ء

ابھی تک اس کا کوئی نسخہ دستیاب نہیں ہوا۔ قاضی عبدالودود (اردوئے معلیٰ، دہلی فروری ۱۹۶۰ء ص ۴) کی تحقیق کے مطابق ایک مخطوطہ (مخزونہ : خدابخش اورئینٹل لائبریری پٹنہ) کو کلیات (دیوان) فارسی کا سب سے پرانا نسخہ خیال کیا جاتا رہا ہے۔ اس کی کتابت کی تاریخ ۱۱ ربیع الآخر ۱۲۵۴ھ (۴ جولائی ۱۸۳۸ء) ہے۔ ایک قلمی نسخہ (۱۰۔شعبان ۱۲۵۳ھ) انجمن ترقیٔ اردو پاکستان کراچی کے کتب خانے میں نکلا ہے (میخانۂ آرزو سرانجام، مسلم ضیائی، سہ ماہی اردو کراچی جنوری ۱۹۶۸ء) ڈاکٹر معین الرحمٰن نے "تحقیق غالب" (کراچی، ۱۹۸۱ء ص ۲۶۱) میں لکھا ہے: "میخانۂ آرزو سرانجام" کو قاضی عبدالودود نے "کلیات نظم فارسی" اور مسلم ضیائی نے "اولین مجموعۂ نظم و نثر" بتایا ہے۔ (اردو کراچی جنوری ۱۹۶۸ء ص ۱۱۵) فاضل لکھنؤی "دیوان" کے اس نام کو محض ہوائی ٹھہراتے ہیں۔ (پیش گفت : دیوانِ غالب فارسی، لاہور، جون ۱۹۶۷ء جلد ۱، ص ۱۸) یہ بہرحال ہے کہ "میخانۂ آرزو سرانجام" اب معدوم ہے۔"

(۲) باغ دو در (مجموعۂ نظم و نثر فارسی)

سال تالیف، ۱۲۸۳ھ / ۱۶۔مئی ۱۸۶۶ء تا ۴ رمئی ۱۸۶۷ء

طبع اول بہ دو قسط : (منحصر بفرد قلمی نسخہ مملوکہ سید وزیر الحسن عابدی)

(الف) یونیورسٹی اورئینٹل کالج میگزین لاہور، شمارہ اگست ۱۹۶۰ء ص ۱ - ۹۲

(ب) یونیورسٹی اورئینٹل کالج میگزین لاہور، شمارہ اگست ۱۹۶۱ء ص ۹۳ - ۱۸۸

ضخامت : ۱۸۸ صفحات ، سائز : ۱۸ × ۲۲ / ۸

طبع دوم : ترتیب، تصحیح و تحقیق : سید وزیر الحسن عابدی، یادگار جشن، صدمین سال تاسیس دانش کدۂ خاور شناسی، دانش گاہ پنجاب،

ناشر : پرنسپل پنجاب یونیورسٹی اورئینٹل کالج لاہور جولائی ۱۹۶۸ء

Marfat.com

ضخامت : ۱۔ متن باغ دو در از : غالب ۱۹۸ صفحات

۲۔ فہارس باغ دو در، از : مرتب۔ ۴۴ صفحات

۳۔ تحقیق نامہ باغ دو در، از : مرتب۔ ۲۴۰ صفحات

داصل کتاب سے پہلے فہرست مندرجات (صفحہ نما) اور دیباچہ طبع اول و ثانی (از مرتب)، وغیرہ کے ۲۲ صفحات اس کے علاوہ ہیں) اس میں نظم و نثر دونوں شامل ہیں۔ اس لیے غالب نے اس کا نام "باغ دو در" رکھا۔ سبد باغ دو در سے ۱۲۸۳ھ برآمد ہوئے ہیں جو اس کی ترتیب کا ہجری سال ہے۔

مرتب کا "تحقیق نامہ باغ دو در" بجائے خود مطالعۂ غالب کے سلسلے کی ایک الگ، اہم اور یادگار تالیف ہے۔ اکبر علی خاں نے نذر عرشی (دہلی) ۱۹۶۵ء ص ۴۸) میں لکھا ہے "کہ امتیاز علی خاں عرشی نے بھی "باغ دو در" پر کتاب کے حجم کے مفصل حواشی قلم بند کیے ہیں۔"

Marfat.com

اُردو فارسی کلام (مطبوعہ)

(۱) گُلِ رعنا (قلمی) - اردو اور فارسی کلام کا انتخاب (سالِ ترتیب ۲۹-۱۸۲۸ء) ضخامت : ۹۸
سائز : ۱/۲ ۹ × ۶ ، ۱۳ سطری مسطر ، دیباچہ (فارسی) از غالب : ص ۱ - ۷
اُردو کلام کا انتخاب : ص ۸ - ۴۷ ، تعداد اشعار ، ۴۵۵ فارسی کلام کا انتخاب : ص ۴۷ و بہ بعد
تعداد اشعار : ۴۵۵

غالب نے کلکتہ کے دورانِ قیام (۱۸۲۸ء، ۱۸۲۹ء) میں مولوی سراج الدین احمد (ایڈیٹر ہفتہ وار فارسی اخبار آئینۂ سکندر) کی فرمائش پر اپنے اُردو اور فارسی کلام کا انتخاب تیار کیا جو "گلِ رعنا" کے نام سے موسوم ہوا۔ اس کے حصۂ فارسی میں تو صرف منتخب غزلیں درج کی گئی تھیں لیکن ریختہ میں سے دو چار غزلیں لے کر باقی ہر، سے اچھے اچھے شعر چن لیے تھے۔ (اشاریۂ غالب، سید معین الرحمان ص ۳۱، ۳۲)

گلِ رعنا غالب : مرتبہ : مالک رام، علمی مجلس، دہلی، ضخامت ۲۰۶ سائز ۱۸ × ۲۲ / ۸، مئی ۱۹۷۰ء

گلِ رعنا غالب ؛ تصحیح و تحقیق : سید وزیر الحسن عابدی ؛ ادارۂ تحقیقاتِ پاکستان ، دانش گاہِ پنجاب ، لاہور ضخامت ۳۵۶ سائز ۲۰ × ۲۶ / ۸ ، دسمبر ۱۹۶۹ تا دسمبر ۱۹۷۰ء یہ کتاب خوبصورت ٹائپ میں چھپی ہے۔

گلِ رعنا غالب ؛ مرتب : سید قدرت نقوی ، انجمن ترقی اُردو کراچی ، ص ۱۲ + ۳۵۵ + ۱۲۰ ، ۱۹۷۵ء

(۲) آثارِ غالب ، ارمغانِ غالب : (اُردو فارسی کلام) شیخ محمد اکرام ، بمبئی ۱۹۳۶ء

(۳) انتخابِ غالب (کلام اُردو فارسی) ترتیب و تصحیح : امتیاز علی خاں عرشی ، ۲۹ شارع محمد علی ، ناشر ، کتابت خانہ ریاست رامپور (یو۔پی)

طبع اول : مطبع قیمہ ، بمبئی ، ضخامت : بڑے سائز پر ۳۴۴ صفحات ، ۱۹۴۲ء

ترتیب : تقریب ، بشیر حسین زیدی ، ص ۵ تا ط دیباچہ : امتیاز علی خاں عرشی ، ص ی تا م انتخاب غالب فارسی ، ص ۱ - ۱۸۲ انتخاب غالب اُردو : ص ۱۸۳ - ۳۱۸ غالب کے فارسی اور اُردو کلام کا انتخاب جسے خود انھوں نے علاحدہ علاحدہ نواب کلب علی خاں والئ رام پور کی فرمائش پر ۱۸۶۶ء میں مرتب کیا۔ مرزا نے تمام اصنافِ سخن سے دامنِ انتخاب کو بھرا ہے اور فارسی اور اُردو

Marfat.com

کے بالترتیب ۱۰۹۷، ۸۴۸ شعروں کو انتخاب کیا ہے۔

یہ کتاب اپنی معنویت کے علاوہ ظاہری حیثیت سے بھی حسن ونفاست کا مرقع ہے اور بلا مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ اس فن مذاق کے ساتھ آج تک اُردو میں کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی (معارف) (العلم کراچی جنوری تا مارچ ۱۹۶۹ء ص ۵۵)

(۴) غالب شناسی نمبر ۲ : ڈاکٹر ظ۔ انصاری بمبئی، ۱۹۷۲ء

یہ کتاب غالب کے اُردو اور فارسی کلام کے انتخاب پر مشتمل ہے اور اس انتخاب میں چار ہزار کے قریب شعر جگہ پا گئے ہیں۔ یہ انتخاب اپنے مکمل اور جامع ومانع ہونے کا دعویٰ تو نہیں کرسکتا پھر بھی شاعر کے اُردو اور فارسی کلیات سے (جن میں اب چودہ ہزار سے زیادہ اشعار ملتے ہیں) یہ بڑی حد تک بے نیاز کر دیتا ہے۔ اس کا جاندار دیباچہ پچھلے ایک سو برس کی غالب شناسی کے اہم نکات کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ ڈاکٹر ظ۔ انصاری نے بھی جو کچھ کہنا تھا وہ مختصر اور دل پذیر انداز میں کہہ دیا گیا ہے۔ یہ جائزہ خیال افروزی اور معنی خیزی کے لحاظ سے انفرادیت لئے ہوئے ہے۔

Marfat.com

اُردو فارسی نثر (مطبوعہ)

(۱) متفرقاتِ غالب (غالب کے غیر مطبوعہ مکتوبات و منظومات فارسی)؛ مرتبہ مسعود حسن رضوی ادیب، طبع اول؛ ہندوستان پریس رامپور، ضخامت: ۱۸۵ سائز: ۳۰×۲۰/۱۶، ۱۹۴۷ء

ترتیب: مقدمہ از مسعود حسن رضوی ادیب ص ۱ - ۳۳، حصہ اول، مکتوبات: ص ۱ - ۱۰۲ حصہ دوم منظومات: ص ۱۰۵ - ۱۵۵ ضمیمہ الف: رقعۂ غالب بنام غالب: ص ۱۵۶ - ۱۶۱ ضمیمہ ب: جواب مثنوی غالب ص ۱۶۲ - ۱۷۹ اشاریہ ص ۱۸۱ - ۱۸۵ یہ نوادر ایک قلمی بیاض پر مبنی ہیں جو مسعود حسن رضوی ادیب کے پاس تھی۔ اس بیاض میں بیشتر چیزیں وہی ہیں جن کا تعلق اُن کے سفرِ کلکتہ سے ہے۔

اُردو فارسی نظم و نثر (مطبوعہ)

(۱) تاثیرِ غالب (آثارِ غالب) مرتبہ: قاضی عبدالودود، طبع اول، در علی گڑھ میگزین غالب نمبر جلد ۲۴ نمبر ۲ ضخامت: ۹۸ صفحات سائز: ۱۸×۲۲/۸، ۴۹-۱۹۴۸ء

حصہ اوّل (اُردو نثر، اُردو نظم، فارسی نثر، فارسی نظم) پر اور حصہ دوم (خطوط فارسی) پر مبنی ہے۔ دونوں حصوں سے متعلق کتاب کے آخر میں مفید اور ضمنی حواشی دیے گئے ہیں۔ اس کا بہت بڑا حصہ یا تو قلمی کتابوں سے لیا گیا ہے یا ایسے مطبوعات سے جو عام دسترس سے باہر ہیں۔ فارسی خطوط حکیم حبیب الرحمان مرحوم کے کتب خانے کے ایک قلمی مجموعے سے ماخوذ ہیں۔

یہ مجموعہ پہلے علی گڑھ میگزین غالب نمبر ۱۹۴۹ء کے ساتھ بطور ضمیمہ شائع ہوا تھا۔ اُس وقت اس کا نام آثارِ غالب تھا۔ پھر نیا ورق چھپوا کر اس کا نام تاثیرِ غالب کر دیا گیا تاکہ شیخ محمد اکرام کی کتاب آثارِ غالب سے التباس نہ ہو۔

Marfat.com

معدوم تصنیفات :

۱ - رسالہ در آئین پیچیلے بانک : زمانۂ تالیف : ماقبل ۱۰ رمارچ ۱۸۴۵ء غالب کے مجموعۂ نظم ونثر فارسی "باغ دودر" (مرتبہ سید وزیر الحسن عابدی) سے یہ پتہ چلتا ہے کہ غالب نے بانک کے داؤ پیچ پر بھی ایک مختصر کتاب تالیف کی ۔ یہ ایک اُردو رسالے کا فارسی ترجمہ ہے ۔ جسے غالب نے ٹونک کے نواب وزیر محمد خاں کی خوشنودی طبع کے خیال سے ترتیب دیا ۔

یہ رسالہ تاحال دستیاب نہیں ہو سکا ۔

۲ - قصہ کہانی کی کتاب (اُردو) فی بطنِ شاعر بزمانہ : دسمبر وبعد ۱۸۵۸ء

۳ - اُردو زبان کے ظہور کا حال : زمانۂ تالیف : ۱۲۸۲ھ - ۶۶ - ۱۸۶۵ء

۴ - ناتمام اُردو قصہ : تالیف : فروری ۱۸۶۹ء

۵ - سینِ فارسیہ کا حال : تالیف : ۱۸۶۰ء دو ورقہ پر مشتمل ۔

۶ - سولہ شعرا کے تراجم : تالیف : ۱۸۶۴ء غالب نے قائم مقام ڈپٹی کمشنر شہر دہلی مسٹر ریٹگن کی فرمائش پر اپنے سولہ واقف حال ہم عصر شعرا کا مختصر حال قلم بند کیا تھا ۔ جو انداز اپنایا گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ساری تفصیل ایک دو ورق میں آگئی ہوگی ۔ لیکن یہ نگارش اب معدوم ہے ۔

تفصیل کے لیے ملاحظہ کیجیے ۔

(تحقیق غالب ، ڈاکٹر سید معین الرحمٰن ، کراچی ۱۹۸۱ء ص ۲۶۱ تا ۲۸۰)

Marfat.com

سرگزشت، نکات و لطائف (مطبوعہ)

۱ - نکات غالب (خود نوشت سوانح، نکات، لطائف و ظرائف) مرتبہ، نظامی بدایونی، طبع اول:
نظامی پریس، بدایوں، ضخامت: ۲۷، سائز: ۲۰ × ۳۰/۱۶، ۱۹/جنوری ۱۹۲۰ء

۲ - مرزا غالب کا روزنامچہ (غدر دہلی کے افسانوں کا ساتواں حصہ) مرتبہ: خواجہ حسن نظامی دہلوی،
طبع اول: ۱۹۲۲ء طبع دوم: جون ۱۹۲۴ء
طبع سوم: محبوب المطابع پرنٹنگ پریس، دہلی، ضخامت: ۵۸ سائز: ۱۸ × ۲۲/۸، ۱۹۴۰ء

۳ - سرگزشتِ غالب ("لو اب کہانی سنو، میری سرگزشت میری زبانی سنو") مرتبہ: مرزا محمد بشیر،
طبع اول: عزیزی پریس، آگرہ، ضخامت: ۹۶ سائز: ۲۰ × ۳۰/۱۶، ۱۹۳۲ء سولہ ابواب
میں غالب کی کہانی غالب ہی کے لفظوں میں یعنی غالب کی اپنی تحریروں سے ترتیب دی ہوئی سوانح عمری

۴ - غالب کی آپ بیتی ("پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے") مرتبہ: نثار احمد فاروقی،
طبع اول: در نقوش، آپ بیتی نمبر جون ۱۹۶۴ء ضخامت: ۴۱ (۱:۵۶۴ - ۴۵۰) سائز:
۲۰ × ۳۰/۸ باردوم: فروری ۱۹۶۹ء ناشر: ولید میر، ناظم، نشریات الاہور ضخامت:
لگ بھگ ۱۰۰، سائز: ۱۸ × ۲۲/۸

۵ - سرگزشتِ غالب (مع نکات و لطائف) مرتبہ: ناصر عابدی، الکتاب، کراچی ضخامت: ۹۶
سائز: ۲۰ × ۳۰/۱۶، مالجد ۱۹۶۵ء

۶ - فرہنگ غالب (غالب کے اپنے الفاظ میں) امتیاز علی خاں عرشی، طبع اول: اشاعت خانہ رامپور
ناظم برقی پریس، سول ایجنٹ: آزاد کتاب گھر کلاں محل، دہلی، ضخامت: ۲۹۶، سائز:
۲۰ × ۳۰/۱۶، ۱۹۴۷ء مرزا غالب کے اپنے الفاظ میں فارسی، عربی، ترکی، سنسکرت، ہندی
اور اردو لغات کی تحقیق و تشریح۔

۷ - لطائفِ غالب، حکیم محمد حسن میرٹھی، نامی پریس، میرٹھ، ۱۹۰۴ء

۸ - لطائفِ غالب، (غالب کے ۴۴ لطائف کا مجموعہ) مسز ایم۔ اے شاہ، مکتبہ پنجاب، لاہور
۱۹۳۸ء (؟)

Marfat.com

۹ - غالب کے لطیفے، مفتی انتظام اللہ شہابی، حالی پبلشنگ ہاؤس، دہلی ، ۱۹۴۷ء
۱۰ - لطائفِ غالب، فیاض نیازی، خان اکیڈمی، لاہور، ۱۹۶۶ء

(اشاریہ غالب، سید معین الرحمٰن، لاہور، ۱۹۶۹ء ص ۱۸۱ - ۱۹۴)

Marfat.com

ماخذ

۱ ۔ العلم (غالب نمبر) سید الطاف علی بریلوی کراچی ۱۹۶۹ء

۲ ۔ احوالِ غالب ۔ مختار الدین احمد آرزو علی گڑھ

۳ ۔ احوال و نقدِ غالب ، محمد حیات خاں سیال لاہور ۱۹۶۷ء

۴ ۔ اشاریۂ غالب ۔ سید معین الرحمٰن لاہور ۱۹۶۹ء

۵ ۔ اشاریۂ کلامِ غالب ، رشید حسن خان ، فاطمہ یعقوب دلی ۱۹۷۰ء

۶ ۔ نگار (غالب نمبر) صہبا لکھنوی ، کامل القادری کراچی ۱۹۶۹ء

۷ ۔ تحقیقِ غالب ، ڈاکٹر سید معین الرحمٰن کراچی ۱۹۸۱ء

۸ ۔ دستنبو ، مترجم : محمود سعیدی ترتیب و تدوین : علی ناصر عابدی کراچی ۱۹۶۹ء

۹ ۔ ذکرِ غالب ، مالک رام دہلی ۱۹۵۰ء

۱۰ ۔ شہنشاہ سخن ، ڈاکٹر سید عارف شاہ گیلانی کراچی ۱۹۷۰ء

۱۱ ۔ غالب کی اُردو اور فارسی تصنیفات

۱۲ ۔ غالب ، مولانا غلام رسول مہر لاہور ۱۹۴۴ء

۱۳ ۔ غالب نامہ (آثارِ غالب) شیخ محمد اکرام بمبئی

۱۴ ۔ غالب نامہ ، فیض احمد فیض ، مرزا ظفر الحسن کراچی اکتوبر تا دسمبر ۱۹۷۶ء

غالبیات کا ایک نادر ذخیرہ ۔ ذاتی لائبریری پروفیسر لطیف الزمان ، ملتان جنوری تا مارچ ۱۹۷۷ء

تیار کردہ ڈاکٹر عبدالرزاق ملتان ص ۵۲ تا ۷۳

۱۵ ۔ غالب نما ، سید ابن حسن قیصر کراچی ۱۹۶۹ء

۱۶ ۔ فنون ، احمد ندیم قاسمی لاہور اگست ستمبر ۱۹۸۳ء

۱۷ ۔ ماہِ نو ، مفضل تدبیر لاہور فروری ۱۹۸۳ء

۱۸ ۔ نادراتِ غالب ، آفاق حسین آفاق کراچی ۱۹۶۹ء

۱۹ ۔ یادگارِ غالب مولانا حالی لاہور س۔ن

Marfat.com

Marfat.com

مرزا اسد اللہ خان غالب

Marfat.com

مرزا اسد اللہ خان غالب

Marfat.com